عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۱۳ • شمارہ نمبر : ۵

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)


## قرآن مجید کی عظمت کا تازہ اعجاز

## دورِ اوّل کے ممتاز تابعی جلیل القدر عالم اور مصلح

## ختم نبوت چند جواہر پارے

## اسلام اور عسکری قوت

## آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

## چیف آف آرمی اسٹاف
قادیانی بریگیڈیر کی سرگرمیوں کا نوٹس لیں۔

# A QUESTION TO ALL MUSLIM BRETHREN

| | |
|---|---|
| Do you want: | Your money should be spent on making Muslims into Apostates? |
| Certainly your answer will be: | No. |
| But you are! | Unintentionally, unknowingly. |
| How: | In this way that some of you transact business with Qadianis. You purchase and use their products. You deal with them commercially and don't realise the harm you are doing to Islam. |
| Do you know: | A large part of the profit, accruing to Qadianis from your deals is deposited by them in their apostatic Centre at Rabwah. |
| What work this Centre does: | It makes unwary Muslims into Kafirs and Apostates. |
| Alas: | Your money is used against your very Deen and you are unaware. |
| Realise: | You are contributing towards apostacising Muslims because you buy, sell, and use the products manufactured by Qadianis. |

Mark:

It's your money that is spent on Qadiani apostatic activities.

It's your money that is letting Qadianis print their literature.

It's your money that is abetting publication of Qadianis' distorted translations of Quran.

It's your money that is supporting Qadiani Rabwah Centre.

It's your money that is helping Qadiani preachers to preach Kufr in the world.

It's your money which is spent by Qadianis in spread of their heresy.

## *O'SAVIOURS OF DEEN-E-ISLAM*

Rally round the banner of your Prophet Muhammad Rasool Allah Sallal-Lah-o-Alaihe-Wa-Sallam.

Boycott all Qadiani products; don't deal in them, don't buy them, don't use them.

Cut them out at social, commercial, economic levels.

Don't attend their functions, marriages, funerals etc.

Be hostile, you, your friends and your relatives towards these enemies of your Deen for sake of Allah.

See through the fraud of these self-styled "Ahmadis".

Identify them as Kafirs, Apostates and Dualist-infidels.

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

# ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

# KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

جلد نمبر ۱۳ ● شمارہ نمبر ۵ ● بتاریخ ۲۱ محرم الحرام تا ۲۷ محرم الحرام ۱۴۱۵ھ ● بمطابق یکم جولائی تا ۷ جولائی ۱۹۹۴ء

## اس شمارے میں

نظم خلفائے راشدین ____ ۴
۱: اداریہ ____ ۵
۳: حضرت ڈاکٹر عبدالحی کے افادات ____ ۶
۴: اسلام اور عسکری قوت ____ ۷
۵: دور اول کے تابعی جلیل القدر عالم و مصلح ____ ۸
۶: آپ کیسے ہیں تو زہر بھیر لا دیتے ہیں ____ ۹
۷: قرآن مجید کی عظمت کا تازہ اعجاز ____ ۱۰
۸: ختم نبوت جواہر پارے ____ ۱۱
۹: کبھی ایسا بھی ہوا تھا ____ ۱۲
۱۰: مولانا عبدالرؤف الازہری ____ ۱۳
۱۱: گوشۂ کتب ____ ۱۷
۱۲: قادیانی امتحانی پرچہ ____ ۲۲
۱۳: علامہ اقبال اور قادیانیت ____ ۲۳

**سرپرست**

حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

**مدیر اعلیٰ**

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

**مدیر مسئول**

عبدالرحمن باوا

**مجلس ادارت**

مولانا عزیز الرحمن جالندھری
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا اللہ وسایا ● مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد جمیل خان ● مولانا سعید احمد جلالپوری

**مرتب**

حافظ محمد حنیف ندیم

**سرکولیشن منیجر**

محمد انور رانا

**قانونی مشیر**

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

**[illegible]**

خوشی محمد انصاری

**رابطہ دفتر**

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی فون 7780337

**مرکزی دفتر**

حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر 40978

**بیرون ملک چندہ**

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۴۰ ڈالر
یورپ اور افریقہ ۳۰ ڈالر
متحدہ عرب امارات و انڈیا ۱۵۰ ڈالر
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر [illegible]
کراچی پاکستان ارسال کریں

**اندرون ملک چندہ**

سالانہ ۱۵۰ روپے
ششماہی ۷۵ روپے
سہ ماہی ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳ روپے

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199.

پبلشر : عبدالرحمن باوا ○ طابع : سید شاہد حسن ○ مطبع : القادر پرنٹنگ پریس ○ مقام اشاعت : ۱۰۳ [illegible] کراچی

# خلفائے راشدینؓ

یہ چاروں ہیں نقش جمال پیمبرؐ محمدؐ کی تنویر اللہ اکبر
ترانہ یہی ہے ہر اک کی زباں پر فضیلت میں بعد نبیؐ سب سے برتر

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ گلزار حضرت کے رنگیں گل تر ہے خوشبو سے جن کی زمانہ معطر
چراغ اور مسجد ہے روشن انہی سے یہ ہیں زینت و زیب محراب و منبر

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

بناتے ہیں تاریک راتوں کو روشن یہ کنز محمدؐ کے شب تاب گوہر
گرے خرمن کفر پہ بن کے بجلی ہیں برہمن ملک کسریٰ و قیصر

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ شان عطا ہے، یہ شان کرم ہے گدا ان کے در کے ہیں شاہوں سے بہتر
نبوت کے عاشق، نبوت کے حامی یہ چاروں ہیں وہ جاں نثار پیمبرؐ

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

سلمان کرتے ہیں گردش اسی پہ یہ چاروں ہیں دین محمدؐ کے محور
بڑی آن والے، بڑی شان والے پکارے گا جنت کا ان کو ہر اک در

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

محمد ہیں ساقی یہ جی بھر کے پی لیں ہے بے تاب ان کے لئے موج کوثر

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

چمن زار اسلام تازہ ہیں جن سے یہی ہیں یہی ہیں وہ رنگیں گل تر

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

یہ رضواں کی آواز سنتا ہوں دانش کھلا ہے تمہارے لئے خلد کا در

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ

دانش ندوی

# آہ! مولانا سید فضل الرحمن احرار سلانوالی

گزشتہ دنوں مشہور ا ر راہنما حضرت مولانا سید فضل الرحمان احرار سلانوالی (ضلع سرگودھا) انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا فضل الرحمان احرار مرحوم و مغفور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں کے تربیت یافتہ اور شاگرد تھے۔ انہوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری" مولانا حبیب الرحمان لدھیانوی" مولانا محمد علی جالندھری" مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی" شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی" جیسے ہزاروں علماء کرام کی صحبتوں سے فیض حاصل کیا۔ مجلس احرار سے وابستہ ہوئے پورا ہندوستان خصوصاً" پنجاب ان کی مجاہدانہ سرگرمیوں اور شعلہ بیانیوں سے گونج اٹھا۔ ان کی پوری زندگی ریل و جیل سے عبارت تھی۔ ان کی مجاہدانہ للکار سے بڑے بڑے سورماؤں کے پتے پانی ہو جایا کرتے تھے۔

آپ جس جلسہ میں تشریف لے جاتے تو آپ کی مجاہدانہ للکار سننے کے لئے عوام کا اشتیاق بڑھ جاتا۔ انتہائی سادہ منش اور درویش صفت انسان تھے تقسیم سے پہلے انگریز کے خلاف اور پاکستان بننے کے بعد انگریز معنوی اولاد فتنہ ؟ یت اور قادیانی نواز عناصر کے خلاف سینہ سپر ہو گئے۔ حق بات یہ ہے کہ بزرگوں کی روایات کے علمبردار اور امین تھے وہ چار سال قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سالانہ کانفرنس لندن میں شریک ہوئے۔ وہاں سے حجاز مقدس کا سفر کیا واپس آئے تو بہت خوش تھے۔ فرماتے تھے کہ انگریز کو اور اس کی معنوی اولاد قادیانیوں کو اس کے گھر لندن میں للکار کر آیا ہوں اور رب العزت کے گھر کی زیا ت کر آیا ہوں۔

رحمت عالم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو والہانہ عشق تھا پاکستان کے مختلف علاقوں اور مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں خطابت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا حکیم شریف الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے دست راست تھے اور مدرسہ کے دینی ادار ، مدرسہ عربیہ حسینیہ کی تعمیر و ترقی :ں ان کے معاون خصوصی رہے۔ پورا علاقہ ان کے تبلیغی سرگرمیوں کا معترف ہے ان کی پوری زندگی سراسر جہد مسلسل تھی۔ پچھلے دنوں بیمار ہوئے مولانا سید محمود سید اللہ طارق اور ان کی دوسری اولاد نے ان کی جان و مال سے خدمت کی لیکن موت کا وقت مقرر ہے۔ بلاوا آگیا وہ ہم سب کو اداس و غمگین چھوڑ کر اپنے خالق حقیقی کے پاس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی نعمت سے نوازیں۔ ادارہ ختم نبوت ان کے جملہ پسماندگان اور عزیز و اقارب کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اپنے قارئین سے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی اور دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین شیخ المشائخ ' مرشد العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ ' امیر مرکزیہ ' محقق العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ ' مرکزی نائب امیر ' حضرت مولانا عزیز الرحمان صاحب جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ ' حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب ' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ' صاحبزادہ طارق محمود ' حضرت مولانا خدا بخش شجاع آبادی ' کراچی مجلس کے رہنما مولانا مفتی محمد جمیل خان ' مولانا محمد انور فاروقی ' مولانا سعید احمد جلالپوری ' مولانا محمد علی صدیقی ور محمد انور رانا نے مرحوم کی دینی اور قومی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گزشتہ دنوں ملتان میں مرکزی مبلغین کا خصوصی اجلاس ہوا جس میں مرحوم کے لئے قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

# جناب چیف آف آرمی اسٹاف توجہ فرمائیں

## بریگیڈیر عبدالغفور قادیانی کی حرکات کا نوٹس لیں

سندھ بدین کینٹ میں بریگیڈیر عبدالغفور احسان بلوچ جنونی قادیانی ہے۔ فوج میں رہ کر قادیانیت کی تبلیغ کرنا ...

کہ تھانہ میں کسی قادیانی کے خلاف مقدمہ درج ہوجائے تو اسے ختم کرانے کے لئے سرپاؤں مارنا اور بھاگ دوڑ کرنا' یہ اور اس قسم کی بیسیوں شکایات ہیں جس سے علاقہ کے عوام نالاں اور اس کی اس قسم کی غلط حرکات سے سخت دلبرداشتہ ہیں۔ اس کی ان حرکات سے فوج جیسے قابل احترام ادارہ کو سخت دھچکا لگا ہوا ہے چوہدری ظفر اللہ قادیانی آنجہانی کے بعد اس کے نقش قدم پر چلنے والا یہ پہلا شخص ہے جس کے طرز عمل نے مسلمانوں میں سخت اشتعال پیدا کر دیا ہے۔

قادیانی غیر مسلم ہیں ان کی تبلیغ پر پابندی ہے۔ شادی لارج (بدین سندھ) کے قریب سلیم قادیانی کے گوٹھ میں قادیانیوں نے اسپیکر لگا کر جلسہ کیا۔ مسلمانوں کو قادیانی بننے کی ترغیب دی پورے سندھ سے قافلے آئے اور اس جلسہ کی صدارت بریگیڈیئر عبدالغفور احسان بلوچ قادیانی نے کی یہ وہ اطلاعات ہیں جو ہمارے راہنماؤں اور مبلغین کو وہاں کے تبلیغی دوروں کے دوران ہزارہا مسلمانوں نے عام جلسوں میں بتائیں۔ محترم چیف آف آرمی اسٹاف جناب جنرل عبدالوحید صاحب کاکڑ سے درخواست ہے کہ وہ فوج کے باوقار ادارہ کے تقدس کو اس شخص کے ہاتھوں پامال ہونے سے بچائیں اسے نہ صرف وہاں سے تبدیل کیا جائے بلکہ ان الزامات کی انکوائری کرائی جائے اور اگر بریگیڈیر صاحب کو قادیانیت کی تبلیغ کا زیادہ ہی شوق ہے تو اسے معطل کر دیا جائے تاکہ وہ قادیانیوں کا تنخواہ دار بن کر اپنا یہ شوق پورا کرتا رہے۔ لیکن یہ بات ناقابل برداشت ہے کہ کھائے حکومت پاکستان کا اور ترانے گائے مرزا قادیانی کے۔ خود قادیانی بریگیڈیر کو بھی چاہئے کہ وہ فوج کے منصب کو قادیانیت کی تبلیغ کے لئے استعمال کرنے کے بجائے فوج سے علیحدہ ہو جائے اور قادیانیوں کا مبلغ بن جائے تو پھر دیکھے کہ کس بھاؤ بکتی ہے۔

●●

---

مآثر حکیم الامتؒ عارف باللہ

# حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی قدس سرہ کے افادات

ماثر حکیم الامت کے نام سے عارف باللہ حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحئی عارفیؒ کے ان ارشادات و افادات کو جناب مسعود احسن علوی مرحوم نے مرتب کیا تھا' جن میں حضرت ڈاکٹر صاحب "حضرت حکیم الامت" کی خانقاہ کے حالات ان کے خصوصیات اور تعلیمات کو اپنے مخصوص انداز میں بیان فرماتے تھے' اسی مجموعہ میں سے حضرت حکیم الامت" کے چند ملفوظات ذیل میں پیش کئے جا رہے ہیں

--------مدیر

## درود شریف ہمیشہ مقبول ہوتا ہے

ارشاد۔ درود شریف ایسی طاعت ہے جو کبھی رد نہیں ہوتی کیونکہ یہ حضورؐ کے لئے درخواست رحمت ہے اور حضورؐ حق تعالیٰ کے محبوب ہیں اور جو محبوب کے لئے درخواست کی جاتی ہے وہ رد نہیں ہوتی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ہم بادشاہ سے شاہ زادہ کے متعلق ایسی بات کی سفارش کریں جو بادشاہ خود اس کے لئے کرنے والا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسی سفارش کیوں رد ہوگی۔

## نماز پڑھتے وقت عبدیت کی نیت نافع ہے

ارشاد۔ نماز پڑھتے ہوئے یہ ارادہ ہو کہ ہم نماز اس واسطے پڑھتے ہیں تاکہ عبدیت ہو ذکر اللہ اس واسطہ کرتے ہیں کہ محبت حق پیدا ہو تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ قصد اثر سے جو عمل کیا جاوے گا وہ ضرور موثر و نافع ہوگا خواہ اس میں یکسوئی حاصل ہو یا نہ ہو دل لگنے یا نہ لگے وساوس آئیں یا نہ آئیں۔

## دوستوں کی دلجوئی بھی عبادت ہے

ارشاد۔ عبادت صرف نفلیں ہی پڑھنے کا نام نہیں ہے' دوستوں کی دلجوئی اور ان کے ساتھ باتیں کرنا بھی عبادت ہے۔

## ذاکر کو ذکر موقوف کر کے اذان کا جواب دینا چاہئے

ارشاد۔ ذکر کی حالت میں اگر اذان ہونے لگے تو ذکر موقوف کر کے جواب ہی دینا زیادہ مناسب ہے اور اس کو مخل ذکر نہ سمجھا جاوے سنن کی برکت سے ذکر کا معدن منور ہوتا ہے تو اس سے زیادہ اعانت ہوتی ہے۔

## درود شریف کا حکم

ارشاد۔ حضورؐ کا نام سن کر صلی اللہ علیہ وسلم کہنا ایک مجلس میں ایک ہی بار فرض ہے اس کے بعد پچاس دفعہ بھی اگر آپ کا نام مبارک زبان پر آئے یا کان میں پڑے تو بار بار درود فرض نہیں ہاں محبت کا متقضاء یہ ہے کہ ہر بار کہا جائے۔

## درود شریف حق اللہ بھی ہے اور حق العبد بھی

ارشاد۔ درود جیسا حق اللہ ہے ویسا ہی حق العبد بھی اسی واسطے اس میں کوتاہی کرنے کا گناہ صرف توبہ کرنے سے معاف نہ ہوگا بلکہ اس کی تلافی توبہ کے ساتھ حضورؐ کو خوش کرنے سے ہوگی جس کا طریقہ یہ ہے کہ کوتاہی ہوجانے کے بعد اللہ تعالیٰ سے توبہ بھی کرے اور آئندہ درود کی خوب کثرت کرے یہاں تک کہ دل گواہی دے کہ حضورؐ خوش ہو گئے ہیں۔

## ذکر کے منافع

ارشاد۔ ذکر میں لطف و لذت کا حاصل ہونا ایک نعمت ہے اور نہ ہونا دوسری نعمت ہے جس کا نام مجاہدہ ہے یہ اول سے انفع ہے گو الذ نہ ہو۔

## اپنی اصلاح کی فکر کی زیادہ ضرورت ہے

فرمایا۔ کہ ضرورت اس کی ہے کہ ہر شخص اپنی فکر میں لگے اور اپنے اعمال کی اصلاح کرے' آج کل یہ مرض عام ہو گیا ہے عوام میں بھی خواص میں بھی کہ دوسروں کی تو اصلاح کی فکر ہے اور اپنی خبر نہیں۔ دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کی بدولت اپنی گٹھری اٹھوا دینا کیسی حماقت ہے۔

## باوضو ذکر کرنے سے زیادہ برکت ہوتی ہے

# اسلام اور عسکری قوت

از: مسز انجمن آراء صدیقی

اعلان نبوت اور بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زمین پر بسنے والے بنی نوع انسان کی تمام آبادی دو حصوں میں منقسم ہو گئی ایک وہ جس نے خدا کا اقرار کیا اور ایمان لایا دوسرا وہ جس نے خدا کے وجود سے انکار کیا یا شریک ٹھہرایا۔ اس طرح ایک راہ عمل وہ بنا جس کا محور و منبع قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہوا۔ دوسرا وہ جسے انسانوں کے ایک گروہ نے اپنے مفادات کی تکمیل کیلئے تجربات و مشاہدات کی روشنی میں خود مرتب کیا جو کہ آبادی کے دوسرے گروہ کے لئے ناقابل قبول اور استحصالی ہتھکنڈوں سے پر واقع ہوا تھا جس میں کمزوروں کے لئے اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں اور انہیں دنیا میں رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں تھا۔ جس تحت کبھی تو اجتماعی زندگی کو سب کچھ قرار دے دیا گیا یا پھر فرد کی صلاحیتوں پر اجتماعی نظام زندگی کو قربان کر دیا گیا۔ اس کے برعکس اسلامی نظام زندگی آبادی کے تمام طبقوں اور مکاتب فکر کے مفادات کی یکساں نگہداشت کرتا ہے۔ اس نظام حیات میں کسی فرد کا استحصال ممکن نہیں خواہ وہ غریب' نادار' بیکس و مجبور ہی کیوں نہ ہو۔ ایک مسلمان ایمان لاتے ہی اہل اسلام کے اتحاد و اخوت کی ایک لڑی مسلسل سے منسلک ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں بھائی بھائی بن جاتا ہے۔ اسلامی طرز معاشرت میں سربراہ مملکت ہو کہ عام رعایا دونوں قانون کی نظر میں برابر تصور کئے جاتے ہیں حاکم وقت کو بھی عدالت میں اسی طرح پیش کیا جاسکتا ہے جس طرح کہ ایک عام آدمی کو حاضر کیا جاتا ہے۔ جب کہ دوسرے نظام نظام سلطنت میں ایسا کرنا ممکن نہیں اسی طرح اسلامی حکومت میں حاکم و محکوم سب حکم خداوندی کے تابع ہوتے ہیں سربراہ مملکت کا صرف اتنا کام ہوتا ہے کہ وہ قرآن و سنت اور اجتہاد کی روشنی میں امور سلطنت کو بروئے کار لائے اللہ تبارک و تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرے اسی کے حکم کے مطابق عمل کرے اور اس کا حکم رائج اور نافذ کرے ایسی حکومت کے تمام قوانین و ضوابط قرآن کریم اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد گردش کرتے رہتے ہیں۔ دنیا کے کسی حصے اور کونے میں اگر اسلامی یا غیر اسلامی ریاست ہو اسے متعلق ربط ضبط کے تمام بنیادی اصول اور احکامات بے حد واضح طور پر مسلم امہ کو عطا کر دیئے گئے ہیں۔ اسلامی ریاست کو نہ صرف اپنے حدود میں تمام انسانوں کی فلاح بہبود اور ان کے مجملہ حقوق کی پاسداری کرنی ہوتی ہے بلکہ دنیا کے کسی گوشے میں لوگوں پر ناحق ظلم ہو رہا ہو اور ان کے حقوق غصب کئے جا رہے ہوں تو وقتی مفادات اور عارضی مصلحتوں سے بالاتر ہو کر ان کے لئے آواز بلند کرنا فساد اور انتشار قتل اور خون ریزی سے بھی زیادہ شدید اور ناقابل برداشت ہے پارہ ۲ سورۃ البقرہ آیت شریف ۲۷ میں ہے کہ "فتنہ انگیزی تو خونریزی سے بھی بڑا گناہ ہے۔" ممکنہ ظلم و بربریت فساد اور انتشار اور توازن اقتدار کے لئے فوج اور عسکری قوت کا ہونا از حد ضروری ہے ظالم کا ہاتھ روکنے کے لئے اس جیسی قوت ہونی چاہئے تاکہ وقت ضرورت ان کا تدارک اور سدباب با آسانی اور بحسن خوبی کیا جاسکے۔ فرمان الٰہی ہے "لڑنے کی اجازت دی گئی ان لوگوں کو جن سے لڑائی کی جاتی ہے اس لئے کہ ان پر ظلم ہوا ہے' اور بیشک اللہ ان کی مدد پر قادر ہے' جو ناحق اپنے گھروں سے نکال دیئے گئے ہیں' انہوں نے کوئی قصور نہیں کیا' سوائے اس کے یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے' اگر اللہ ان کو ایک دوسرے سے نہ بچاتا تو راہبوں کے صومع' عیسائیوں کے گرجے اور یہودیوں کے عبادت خانے اور مسلمانوں کی مسجدیں جن میں اللہ کا نام کثرت سے لیا جاتا ہے گرائی جا چکی ہوتیں۔" پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت شریف ۳۹' ۴۰

توازن اقتدار اور دنیا کے معمولات زندگی کو اعتدال پر رکھنے کے لئے عسکری قوتوں کا متعدد ہاتھوں رہنا زیادہ بہتر ہے نہ کہ ساری کی ساری طاقت صرف ایک ہاتھ میں مرکوز ہو کر رہ جائے اس سے تو تمام دنیا میں فساد برپا ہونے کا قوی احتمال ہے اس کے علاوہ اگر عسکری قوت ایسی مملکت کے ہاتھ میں ہو جو ملحدانہ' مشرکانہ اور منافقانہ نظریات کی حامل ہوں اور اللہ رب العالمین کو مانتی ہی نہ ہوں تو پھر اسے کائنات اور انسانوں کے مابین متعدل اور متوازن رشتوں سے کیا کام اس نے تو اپنے مخصوص گروہ کا مفاد عزیز رکھنا ہو گا اس سلسلے میں قرآن کریم نے کیا خوب کہا ہے (پارہ ۲۶ سورۃ محمدؐ آیت مبارکہ ۲۲) "منافقو! تم سے تو کوئی چیز بعید نہیں ہے' اگر تم کو حاکم بنا دیا جائے تو ملک میں خرابی پھیلا دو اور اپنے رشتوں کو بھی توڑ ڈالو۔" جب کہ اسی قرآن البیان کے مطابق مسلمانوں کی حکومت کی خصوصیات کچھ یوں ہے۔ "یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو حکومت دیں ملک میں تو وہ نماز قائم کریں اور زکواۃ ادا کریں اور نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں" (پارہ ۱۷ سورۃ الحج آیت کریمہ ۴۱) "تم بہترین جماعت ہو جو عوام الناس کی خدمت کے لئے نکلی ہے' تم نیکی کے لئے کہتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔" (پارہ ۴ سورہ آل عمران آیت مبارکہ ۱۰۱) اسی طرح پارہ ۲۳ سورہ ص آیت شریف ۲۶ میں ارشاد ربانی ہے۔ "اے داؤد! ہم نے تم کو زمین میں خلیفہ بنایا ہے تو لوگوں کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا کرو اور خواہشوں کی پیروی نہ کیا کرو کہ وہ تم کو اللہ کی راہ سے گمراہ کر دے گی۔" اسی طرح پارہ ۹ الاعراف آیت مبارکہ ۱۸۱ میں ہے "اور ہماری مخلوق میں ایک جماعت ہے جو حق کے موافق ہدایت کرتی ہے اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتی ہے۔" قرآن کریم کے ذریعہ مسلمانوں کو دو ٹوک الفاظ میں ان کی ذمہ داریاں بتا دی گئی ہیں کہ وہ لوگوں کو نیک کام کا حکم دیں گے اور بدی سے روکیں گے اور جب کوئی فیصلہ کریں گے تو عدل و انصاف کے ساتھ۔ اسلام نے ظلم اور بدی کے روک تھام کے لئے اور اللہ کے نام لیوا کو کفری طاغوتی قوتوں سے بچانے کے لئے ہر انداز میں کوشش اور جدوجہد کو جاری رکھنے کی اجازت دی ہے اب اگر اسلامی ریاست کے پاس تعمیل حکم کے لئے ذرائع مثلاً "تحریر و تقریر کی آزادی یا ضروری افواج اور اس سے متعلق ساز و سامان دستیاب نہ ہوں تو وہ کس طرح اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہو سکتی ہے۔ اسی لئے قرآن الحکمت میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں (پارہ ۱۰ سورہ الانفال آیت مبارکہ ۶۰) "اور کافروں سے لڑنے کے لئے جہاں تک تم کر سکتے ہو فوجی قوت' گھوڑوں کی تیاری وغیرہ سے سامان درست کرو کہ اس سے اللہ کے دشمن اور اپنے دشمن کو اور ان کے علاوہ جن کو تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے' ان سب پر رعب جمائے رکھو۔" اس آیت کریمہ سے صاف واضح ہے کہ رائج الوقت اور حالت حاضرہ کے

باقی صفحہ ۲۵ پر

# دورِ اوّل کے ممتاز تابعی جلیل القدر

# عالم و مصلح

تحریر: پروفیسر سید محمد اجتباء ندوی الہ آباد

امام حسن بصری، ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی محبوب خادمہ خیرہ کے صاحبزادہ تھے ام المومنین کے دولت کدہ پر پیدا ہوئے، انہی کے زیر سایہ پلے بڑھے اور انہی کی زیر نگرانی تربیت اور ابتدائی تعلیم حاصل کی اور اسی اخلاق حمیدہ، اعلیٰ صفات اور پاکیزہ خیالات و کردار کے حامل ہوئے اور مدینہ منورہ میں کبار صحابہ اور امہات مومنین سے استفادہ کیا، خاص طور سے انہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے تعلق، محبت اور لگاؤ تھا، اس لئے ان کی زندگی میں دینی پختگی، عبادت کا شوق و ذوق دنیا اور اس کے لوازمات، حکمت و معرفت اور فصاحت و بلاغت رچ بس گئی تھی، اپنے والدین حضرت یسار وغیرہ کے ہمراہ ۱۴ برس کی عمر میں بصرہ منتقل ہوئے اور وہاں تعلیم و تربیت کی تکمیل کی اور پھر اسی کو تاحیات وطن بنا لیا اسی وجہ سے بصری کے لقب سے مشہور ہوئے۔

اموی دور میں حجاج بن یوسف ثقفی عراق کا گورنر متعین ہوا۔ اور اس نے بڑے ظلم و جور کا برتاؤ کیا تو حضرت حسن بصری نے انتہائی جرات کے ساتھ اس پر تنقید کی اور اسے کئی بار برسرعام تنبیہ کی حجاج نے کوفہ اور بصرہ کے درمیان کے ایک شہر واسط میں ایک شاندار اور قابل دید محل تعمیر کروایا، جب اس کی تکمیل ہو گئی تو منادی کرائی کہ لوگ اس محل کا مشاہدہ کر سکتے ہیں، امام حسن بصری کو جب اطلاع ملی کہ محل کے مشاہدہ کے لئے عوام کا بہت بڑا مجمع ہے تو آپ نے وعظ و نصیحت کے خیال سے اس کا رخ کیا وہاں پہنچے تو دیکھا کہ لوگ اس محل کو دیکھ کر حیران و مبہوت ہو کر اس کا طواف کر رہے ہیں تو آپ نے گفتگو شروع کرتے ہوئے فرمایا "یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے کہ ایک پلید آدمی نے محل تعمیر کروایا ہے، اس سے قبل فرعون جیسا جابر بادشاہ اس سے بلند و بالا محل بنوا چکا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے فرعون اور اس کی تعمیر کو نیست و نابود کر دیا۔ کاش حجاج کو یہ بات معلوم ہو جاتی کہ آسمان والے اسے ناپسند کرتے ہیں اور زمین پر رہنے والے اس سے دھوکا کھا گئے ہیں۔" امام حسن نے اس طرح کی گفتگو کی تو ایک شخص کو خطرہ ہو گیا کہ حجاج ان سے ناراض ہو کر ان سے انتقام لے گا تو اس نے کہا کہ اے ابو سعید بس کیجئے۔ حضرت حسن نے جواب دیا۔ "خدا تعالیٰ نے اہل علم سے عہد لیا ہے کہ وہ حق بات کو بیان کریں گے اور اس کی پردہ پوشی نہ کریں گے، دوسرے روز حجاج اپنے دربار میں غصہ سے بھرا ہوا داخل ہوا اور اپنے ہم نشینوں سے کہا "تمہارا ناس ہو، بصرہ کے ایک غلام نے کھڑے ہو کر اس کے منہ میں جو آیا اس نے کہہ ڈالا اور تم خاموش تماشائی بنے دیکھتے رہے اور اس کی تردید نہ کی ارے بزدلو! ٹھہرو، میں اس کے خون سے تمہیں نہلا دیتا ہوں" اور اس کے بعد اس نے تلوار اور بچھانے کے لئے چمڑہ منگوایا۔ اور جلاد کو آواز دی، وہ سامنے آکر کھڑا ہو گیا۔ حجاج نے امام حسن بصری کو حاضر ہونے کا حکم دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پولیس نے گرفتار کر کے حاضر کر دیا انہیں دیکھ کر لوگوں کی نگاہیں اٹھ گئیں دل لرز اٹھے، امام حسن بصری کی نظر تلوار، کھال اور جلاد پر پڑی۔ زیر لب کچھ پڑھا، پھر بڑے اعتماد خودداری، جلال اور داعیانہ وقار و سکینت کے ساتھ حجاج کی جانب رخ کیا، حجاج ان کو دیکھ کر مرعوب ہو گیا اور اس کی زبان سے بے اختیار نکلا "ابو سعید ادھر آؤ، ادھر آؤ" مسلسل ان کو آگے بلاتا رہا حتیٰ کہ اپنے فرش پر لا کر بٹھا لیا، لوگ تعجب اور حیرت سے یہ منظر دیکھتے رہے جب اطمینان سے بیٹھ گئے تو حجاج ان سے کچھ مسائل و احکام کے بارے میں استفسار کرنے لگا۔ اور امام حسن بصری نے عالمانہ شان اور سحر انگیز انداز سے اس کے سوالات کے جوابات دینے شروع کئے۔ حجاج نے آخر میں کہا کہ اے ابو سعید آپ علماء کے سردار ہیں پھر خوشبو اور عطر منگوایا اور ان کے جسم کو معطر کیا۔

امام حسن جب اس کے دربار سے واپس ہوئے تو حجاج کا حاجب پیچھے پیچھے آیا اور اس نے کہا "ابو سعید حجاج نے آپ کو دوسرے مقصد سے حاضر کرنے کا حکم دیا تھا اور کیا کچھ، لیکن آپ جب اس کے دربار داخل ہوئے اور آپ نے تلوار وغیرہ کو دیکھا تو آپ نے زیر لب کچھ کہا تو وہ کیا بات تھی؟ امام حسن بصری نے جواب دیا کہ "میں نے اپنے پروردگار سے کہا کہ اے میرے پالنہار اور مصیبت کے وقت میرے ملجا و ماویٰ اس کے غصہ کو میرے لئے سلامتی اور ٹھنڈک بنا دیجئے۔ جیسا کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو ٹھنڈک و سلامتی بنا دی تھی، امام حسن بصری کا ایک دوسرا موقف بھی ملاحظہ ہو امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز کے بعد یزید بن عبدالملک خلیفہ ہوا، اس نے عمر بن ہبیرہ فزاری کو عراق کا گورنر مقرر کیا اور اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیز کے بالکل برخلاف ظالمانہ طرز عمل اختیار کیا اس نے ابن ہبیرہ کو اس طرز کے اختیار کرنے کے لئے مسلسل فرمان بھیجنے شروع کئے جس سے حق و خیر کی خلاف ورزی ہوتی تھی تو ابن ہبیرہ نے عراق کے دونوں ممتاز علماء امام حسن بصری اور عامر بن شراحیل شعبی کو بلا بھیجا جب وہ دونوں آئے تو ان سے کہا "امیر المومنین یزید بن عبدالملک کو خدا تعالیٰ نے خلافت عطا کی اور اس کی اطاعت ضروری قرار دی ہے اور مجھے عراق کا گورنر بنایا اور اب فارس کا علاقہ بھی میرے سپرد کر دیا ہے مجھے وہ کبھی ایسے احکامات بھیجتا ہے کہ مجھے اس کے منصفانہ ہونے پر اطمینان نہیں ہوتا تو ایسی صورت میں، میں کیا کروں، آپ میرے لئے کوئی راہ نکال سکتے ہیں، حضرت شعبی نے ایسا جواب دیا کہ جس میں خلیفہ اور گورنر دونوں کی مدارات تھی تو ابن ہبیرہ حضرت حسن کی جانب متوجہ ہوا اور ان سے کہا کہ ابو سعید آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے جواب دیا: ابن ہبیرہ! یزید سے ڈرنے کے بجائے خدا کا خوف کرو اور یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ تمہیں یزید سے بچا لے گا، لیکن یزید تمہیں نہیں بچا سکتا، ابن ہبیرہ! ایک انتہائی سخت گیر فرشتہ آئے گا جو خدا تعالیٰ کی قطعی نافرمانی نہیں کرے گا۔ تمہیں اس سنہرے تخت اور عالی شان محل سے اٹھا کر قبر کے تنگ و تاریک گڑھے میں ڈال دے گا وہاں تمہیں یزید نہیں ملے گا وہاں تمہیں صرف وہ عمل ملے گا جس کے ذریعہ تم نے رب یزید کی نافرمانی کی ہوگی۔ ابن ہبیرہ گوش گزار کر لو کہ اگر تم نے خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تو دنیا و آخرت میں یزید کے شر سے محفوظ رہو گے اور اگر تم نے خدا کی نافرمانی کر کے یزید کا ساتھ دیا تو اللہ تعالیٰ تمہیں یزید کے رحم و کرم پر چھوڑ دے گا ابن ہبیرہ خوب جان لو کہ خدائے عزوجل کی نافرمانی کر کے کسی مخلوق کی اطاعت کسی صورت میں درست نہیں ہے خواہ وہ کوئی بھی ہو، ابن ہبیرہ یہ سن کر رو پڑا اور آنسوؤں سے اس کی داڑھی تر ہو گئی، اور حضرت حسن کو سینہ سے لگا لیا ان کا بڑا اعزاز و اکرام کیا اور شعبی کی جانب قطعی متوجہ نہ ہوا۔ دونوں بزرگ جب مسجد میں آئے تو لوگ لپک کر ان کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کیا ہوا؟؟ امام شعبی نے جواب دیا: جو خدا تعالیٰ کو اپنا سکے تو اسے یہی کرنا چاہئے اور مخلوق کی ہر وقت اور ہر آن پروا نہیں کرنی چاہئے۔ خدا کی قسم! حسن نے ابن ہبیرہ سے جو بات کی اس سے میں ناواقف نہیں تھا۔ لیکن میں نے ابن ہبیرہ کی مرضی کا خیال رکھا اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ابن ہبیرہ سے دور کر دیا اور حسن کو اس کی نظر میں قریب اور محبوب بنا دیا۔

نوید مسعود ہاشمی کے قلم سے

# آپ کہتے ہیں تو زنجیر ہلا دیتے ہیں

## فلسطین میں گرتی ہوئی لاشیں اور امریکی وفود کی بار بار آمد

اسرائیلی فوج کے فلسطینی مسلمانوں پر مظالم کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ اسرائیلی گماشتے راہ چلتے مسلمانوں کو گولیوں سے بھون کر ہمیشہ کی نیند سلا دیتے ہیں، فلسطینی مسلمانوں کو اپنے ہی علاقے اور اپنے ہی گھروں میں اسرائیل نے یرغمال بنایا ہوا ہے۔ بازاروں اور مارکیٹوں میں تو ان کے آزادانہ گھومنے پھرنے پر پابندی ہے ستم تو ہے کہ فلسطینی مسلمان مساجد میں آزادی سے عبادت بھی نہیں کر سکتے اکثر مسلمان اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اسرائیلی بدمعاش ان نمازیوں پر اپنی گنوں کے دہانے کھول دیتے ہیں اور اللہ کے گھر کا فرش اپنے ہی نمازیوں کے لہو سے رنگین ہو جاتا ہے، ستم بالائے ستم کچھ نمازی تو موقع پر ہی شہید ہو جاتے ہیں، اور کچھ شدید زخمی، اب زخمی تڑپتے رہتے ہیں لیکن یہودی ان تڑپتے ہوئے نمازیوں کو دیکھ کر گدھوں کی طرح ہنہناتے رہتے ہیں اور ان زخمیوں کو اٹھانے کی اجازت بھی نہیں دی جاتی اور وہ نمازی ماہی بے آب کی طرح تڑپتے تڑپتے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ مساجد پر حملے کرنا تو یہودیوں کا اب معمول بنتا جا رہا ہے، چنانچہ گزشتہ دنوں فلسطین کی ایک مسجد ابراہیمی میں روزہ دار مسلمان فجر کی نماز ادا کر رہے تھے کہ یہودی غنڈوں نے بوٹوں سمیت مسجد میں گھس کر نمازیوں پر شدید فائرنگ شروع کر دی تھوڑی دیر قبل جو مسلمان تسبیح و تہلیل کر رہے تھے، وہ گولیوں کے تمغے سجائے خون میں غسل کر کے اپنے رب کے حضور جا پہنچے، یہودی بدمعاشوں کی اس وحشیانہ فائرنگ سے ۴۵ روزہ دار نمازی موقع پر ہی دم توڑ گئے اور کئی ایک زخموں سے تڑپنے لگے، اس سانحہ کی اطلاع جیسے ہی مقامی آبادی کے مسلمانوں کو ہوئی تو وہ مسجد کی طرف دوڑے کہ کم از کم زخمیوں کو تو اٹھا سکیں، مسلمان خواتین، معصوم بچے اور سینکڑوں مرد مسجد کی طرف روتے، چیختے بھاگتے ہوئے آ رہے تھے کہ اسرائیلی بھیڑیوں نے مزید درندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان کو پیچھے دھکیلنا شروع کر دیا۔ مظلوم ماؤں نے دھاڑیں مارتے ہوئے ان یہودیوں کو واسطے دیئے کہ ہمیں زخمی تو اٹھانے دو لیکن ان یہودیوں کی درندگی میں کوئی فرق نہ آیا بلکہ انہوں نے اپنی گنوں کے بٹوں سے عورتوں بچوں کی تمیز کے بغیر سب کو بری طرح پیٹنا شروع کر دیا، مگر آفرین ہے فلسطینی ماؤں اور عصمت مآب بہنوں پر جب گنوں کے بٹ معصوم بچوں پر بھی برسے تو انہوں نے جوابی مزاحمت شروع کر دی، مردوں کو تو اسرائیلیوں نے گرفتار کرنا شروع کر دیا لیکن ماؤں اور بچوں نے یہودی فوجیوں پر سنگ باری شروع کر دی مائیں بہنیں پتھر تلاش کر کے اپنے معصوموں کے ہاتھ میں دے رہی تھیں اور فلسطینی بچے انہیں بھاگ بھاگ کر فوجیوں پر پھینک رہے تھے راقم الحروف نے شارجہ میں امارات ٹی وی کی خبروں میں جب یہ مکمل سین دیکھا تو دل ڈوب ڈوب گیا، اور منہ سے بے اختیار نکل گیا کاش کے آج میرے خلیجی بھائیوں کے پاس کلاشنکوفیں ہوتیں، کاش کہ میری فلسطینی مائیں بہنیں اپنے بچوں کے ہاتھوں میں پتھر تھمانے کے بجائے گرینیڈ تھماری ہوتیں تو اسرائیلی بدمعاشوں کو مزہ چکھایا جا سکتا، بہرحال یہودی گماشتوں نے پتھروں کے جواب میں مظاہرین پر گولیاں برسانا شروع کر دیں، فلسطینی مائیں اور بچے گولیوں کو دیکھ کر پیچھے ہٹے ضرور لیکن بھاگے نہیں بلکہ انہوں نے اپنا کام جاری رکھا جس کے نتیجے میں ۵ مسلمان مزید شہید ہو گئے، اور یہ سب کچھ اس وقت ہو رہا ہے جب فلسطینی غدار یاسر عرفات اپنے آقاؤں کے ساتھ بیٹھ کر فلسطینیوں کے نام نہاد نمائندے کی حیثیت سے مذاکرات جاری رکھے ہوئے تھا، مسجد ابراہیمی پر حملہ اور بے گناہ مسلمانوں کی شہادت پر جب بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہوا تو اسرائیلی وزیر اعظم اسحاق رابن نے پہلی دفعہ تسلیم کیا کہ یہ ظلم ہوا ہے۔ جب فلسطینی لیڈروں نے مطالبہ کیا کہ یہودی عوام کے پاس اسلحہ کے ڈھیر کیوں ہیں؟ یہودی عوام سے اسلحہ واپس لیا جائے تاکہ نہتے مسلمان کچھ تو سکھ کا سانس لیں، مسلمانوں کا یہ مطالبہ سن کر یہودی درندے رابن نے بڑی ڈھٹائی سے بیان داغا کہ یہودی عوام سے کسی قیمت پر اسلحہ واپس نہیں لیا جا سکتا، حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف فلسطینی مسلمانوں کو گھروں میں چھری رکھنے کی بھی اجازت نہیں ہے اور ہر یہودی اپنے پاس خطرناک سے خطرناک اسلحہ رکھے ہوئے ہے۔ کہاں ہے اقوام متحدہ کا وہ ادارہ کہ جسے انسانیت کے غم بانٹنے کا بہت دعویٰ ہے؟ حقیقت میں اقوام متحدہ انسانیت کے نام پر وہ بدنما داغ ہے کہ جس داغ کو کبھی بھی نہیں دھویا جا سکتا اور مسلم ملکوں کے حکمران اس مسلم کش ادارے کے رکن بن کر ایسے فخر کرتے ہیں کہ جیسے انہوں نے دنیا فتح کر لی ہو، اقوام متحدہ امریکہ کی ربڑ سٹمپ کا دوسرا نام ہے، فلسطین، بوسنیا اور کشمیر میں جتنا ظلم ہو رہا ہے جتنی مسلم لاشیں گر رہی ہیں، ان تمام کا ذمہ دار اقوام متحدہ کا ادارہ ہے اس ادارے کے اراکین کی منحوس شکلیں دیکھ کر مومنانہ فراست رکھنے والے انسان کو تے آنا شروع ہو جاتی ہیں، اس ادارے کے منحوس ایجنٹ ایک گول میز کے گرد بیٹھ کر جب اجلاس کر رہے ہوتے ہیں تو اکثر شراب کے نشے میں مدہوش ہوتے ہیں، ایسے لگتا ہے کہ کسی جنگل سے بندروں کو پکڑ کر اور پتلون شرٹ پہنا کر زبردستی کرسیوں پر بٹھا دیا گیا ہو، اکثریت کے سر چٹیل میدان یعنی ایئرپورٹ کی طرح ہوتے ہیں، جن کے سروں پر بال نہیں ٹھہرتے ان کے دماغوں میں مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو روکنے کے لئے کیا خاک تدابیر آ سکتی ہے، افسوس کہ فلسطینی مسلمان تو ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں لیکن یہودیوں کے آقا امریکہ کے وفد بار بار پاک سرزمین کے چکر لگا رہے ہیں، ایک وفد واپس آتا ہے تو فوراً دوسرا امریکی وفد پاکستان پہنچ جاتا ہے، پاکستان میں موجود امریکی سفیر کی سرگرمیوں کو دیکھ کر ایسے لگتا ہے کہ جیسے وطن عزیز کی باگ ڈور اسی کے ہاتھوں میں ہو ادھر پاکستان کی وزیر اعظم صاحبہ پی ایل او کے سربراہ کو پاکستان کے دورے کی دعوت دے آئی ہیں، کون نہیں جانتا کہ مسٹر یاسر عرفات پاکستان کا ہمیشہ سے دشمن رہا ہے اور اس کی تمام تر ہمدردیاں بھارت کے ساتھ ہیں، فلسطین، کشمیر اور بوسنیا میں مسلسل گرتی ہوئی لاشیں، بہتا ہوا لہو، مظلوموں کی آہ و پکار کیا حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں ہیں؟ کیا پاکستانی قوم اپنے آپ کو امریکہ کا یرغمالی سمجھ لے؟ کیا پاکستان امریکہ کی جاگیر ہے؟ اگر انہیں یقیناً "نہیں" تو پھر یہ سب کچھ کیوں؟ آخر یہ بے چینی اور بے یقینی کی فضاء کیوں پیدا کی جا رہی ہے؟ کیا مجاہدین کی قربانیوں سے غداری کا منصوبہ تو ترتیب نہیں دے گیا؟ لیکن حکمران

باقی صفحہ ۲۵ پر

# قرآنِ مجید کی عظمت کا اعجاز

## سات سالہ عرفان الحق ان پڑھ ہے لیکن قرآنی آیات لکھتا ہے۔

شمالی مغربی یو پی کا شہر سہارنپور ان دنوں ملک گیر توجہ کا مرکز بنا ہوا ہے جہاں سال سالہ ایک کشمیری بچہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اپنے چچا کا مہمان ہے۔ شائقین دور دراز کے علاقوں سے جوق در جوق اس بچے کو دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں یو پی کے آس پاس کے شہروں ہی سے نہیں بلکہ بمبئی' گجرات' دہلی' مدارس اور کلکتہ تک سے امیر' غریب' بوڑھے' جوان اور مرد عورتوں کی آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ عرفان الحق نامی سات سالہ یہ بچہ بالکل ان پڑھ ہے۔ نہ اردو کی الف' ب ت' جانتا ہے اور نہ کوئی دوسری زبان' صرف اپنی مادری زبان کشمیری میں گفتگو کرتا ہے۔ اس بچے کو ابھی تک اس کے ماں باپ نے نہ تو گھر ہی میں کوئی تعلیم دی ہے اور نہ ہی کسی مدرسہ یا اسکول میں داخل کرایا ہے مگر ------ دنیا جہان سے بالکل بے خبر رہنے والا یہ بچہ قرآن پاک کی کسی بھی سورت یا آیت کو ہو بہو عربی رسم الخط میں مع حرکات و سکنات کے نقل کر دیتا ہے۔ لوگوں کو یہ سن کر حیرت ہوتی ہے مگر جب ملنے والے اس سے کسی آیت کو لکھ کر دینے کی فرمائش کرتے ہیں تو بچہ لوگوں کی نظروں کے سامنے' قرآن پاک کی مطلوبہ آیت جوں کی توں نقل کر دیتا ہے۔ اس سے بھی تعجب خیز اور حیرت ناک بات یہ ہے کہ عرفان الحق نے ایک سال کے عرصے میں اپنے ہاتھ سے مکمل قرآن پاک نقل کیا ہے جس کی جلد سازی بھی سہارنپور میں ہوئی ہے۔ عام لوگ تو صرف بچے کی شکل دیکھ کر ہی متاثر ہو جاتے ہیں اور اس سے مصافحہ کرنے کو ہی اپنے لئے باعث فلاح سمجھتے ہیں مگر تعلیم و تدریس کے شعبوں سے وابستہ مقتدر حضرات' فنکار اور ایک پانچ سالہ بچے نے پورا قرآن پاک بغیر حفظ کئے ہی سنا دیا۔ اسی طرح ایک دس سالہ بچے کی بھی مثال موجود ہے۔ ان میں سے ایک کی تو ماں ہی حافظ قرآن تھی۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ اس بچے کا واقعہ دنیا میں پہلا اہم ترین واقعہ ہے۔

برصغیر ایشیاء کی عظیم ترین درسگاہوں میں سے ایک مدرسہ مظاہر العلوم (وقف) کے ناظم اعلیٰ مفتی مظفر حسین صاحب نے بچے کو غیر معمولی شخصیت کا حامل قرار دیا ہے۔ انہیں شروع میں اس واقعہ پر یقین نہ آیا تو انہوں نے عرفان الحق سے اپنے سامنے چند آیات لکھوائیں اور فوراً ہی اس کے ہاتھوں کو چوم لیا۔ مدرسہ مظاہر العلوم (رجسٹرڈ) کے شیخ الحدیث مولانا محمد یونس نے کہا کہ میں احادیث کا درس دیتا ہوں مگر ایسی تحریر آج تک میری بھی نہیں ہو سکی۔ یہ بچہ امی ہے' ان پڑھ ہے مگر تمام رموز و نکات اور آداب کے ساتھ قرآن پاک لکھتا ہے تو ضرور یہ خدا کی جانب سے ایک واضح اشارہ ہے کہ وہ جس سے جو کام چاہتا ہے لے لیتا ہے۔

اس معصوم بچے کے والد نے بتایا کہ جب اس کی عمر چار سال تھی تو اس نے کئی بار قرآن پاک لکھنے کی ضد کی۔ ایک بار جب عید کے موقع پر میں اس کو جوتے دلانے کی غرض سے بازار لے گیا تو اس نے جوتا لینے سے انکار کر دیا اور ان کے بدلے قلم کاغذ دلانے کے لئے کہا۔ میں نے اس کی ضد کو دیکھتے ہوئے قلم اور کاغذ لے کر دیا اور جب گھر پہنچے تو عرفان الحق نے باقاعدہ وضو کیا اور قرآن پاک سامنے رکھ کر الم کا پارہ لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اس کے اس انہماک کو دیکھ کر اس کی حوصلہ افزائی کی اور اس نے جون ۱۹۹۱ء سے شروع کر کے جون ۱۹۹۲ء میں پورا قرآن پاک مکمل کر لیا۔ قرآن کے اختتام پر جب اس سے میں نے ختم قرآن کی دعا لکھنے کے لئے کہا تو اس نے کہا کہ میں یہ دعا لکھتے ہی کھیلنے چلا جاؤں گا۔ اس نے دعا لکھی مگر دعا کے جملوں پر اعراب اور نقطے لگائے بغیر ہی کھیلنے چلا گیا۔ یہ دعا ابھی تک بغیر نقطوں اور اعراب کے ہے چونکہ عرفان الحق کی عادت یہ ہے کہ وہ آیت یا سورت پوری کر کے ہی نقطے یا اعراب لگاتا ہے۔

ایک اہم بات یہ ہے کہ خدا کی مخلوق دور دراز سے کھنچی چلی آ رہی ہے اور وہ کچھ نہ کچھ نذرانہ کے طور پر ساتھ لا رہی ہے مگر عرفان الحق خود ہی کوئی نذرانہ قبول نہیں کر رہا ہے۔ اس کے والدین کہتے ہیں کہ بچہ صرف دعاؤں کا محتاج ہے۔ یہ معصوم بچہ خود اس شخص سے مصافحہ نہیں کرتا جس کے ہاتھ میں اسے دینے کے لئے پیسے ہوں۔

واضح رہے کہ مسلمانوں کے علاوہ دوسری قوموں کے افراد بھی بڑی تعداد میں اس کو دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں اور اس کو زیارت کا نام دے رہے ہیں ایک غیر مسلم عورت نے جب بچے کے پاؤں چھونے کی کوشش کی تو عرفان الحق نے پاؤں کھینچ لئے اور اس کے ہاتھ جھڑک دیئے عورت وہیں بیٹھ کر آہ و زاری کرنے لگی اور بڑی مشکل سے عرفان الحق نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ ایک طرف جہاں اللہ والوں نے اس بچہ کو غیر معمولی شخصیت کا حامل قرار دیا ہے وہیں دوسری طرف غیر مسلم شائقین اس واقعہ کو اپنے نظریہ کی صداقت کے طور پر پیش کر رہے ہیں جس کو آواگون کہتے ہیں اور جس کے تحت ان کا خیال ہے کہ اس بچے کے روپ میں کسی عالم فاضل کا دوسرا جنم ہوا ہے۔

●●

## عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کا تعزیتی اجلاس

بھکر (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کا ایک اجلاس دفتر ختم نبوت کالج روڈ میں ہوا اجلاس میں حضرت مولانا سید فضل الرحمان احرار کی وفات پر قرآن خوانی اور مغفرت کی دعا کی گئی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے رہنما ڈاکٹر دین محمد فریدی نے مولانا سید فضل الرحمان احرار صاحب کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم میرے انتہائی قریبی ساتھی تھے مولانا کی زندگی ہمارے لئے مشعل راہ ہے مولانا نے اپنے انگریز اور انگریز کے خود کاشتہ پودے قادیانیت کا جس طرح مقابلہ کیا وہ سنہری حروف میں لکھنے کے قابل ہے ڈاکٹر دین محمد فریدی صاحب نے مزید کہا کہ مولانا کی وفات سے جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا آخر میں مولانا کے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔

# ختمِ نبوت چند جواہر پارے

تحریر و ترتیب: مولانا عبدالواحد

● ... سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کی امتیازی صفت "خاتم النبیین" ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت' امت کا اجماعی عقیدہ ہے۔ ایک سو قرآنی آیات اور دو سو کے قریب احادیث شریفہ اس پر شاہد عدل ہیں۔ "ختم نبوت کامل" مصنفہ مرحوم مفتی محمد شفیع صاحب میں یکجا مل سکتی ہیں۔

یہ چند جواہر پارے بھی جو اس عنوان پہ کام کرنے والے مختلف حضرات سے مختلف ذرائع سے ہم تک پہنچے' ہدیہ قارئین کئے جارہے ہیں۔ منکرین ختم نبوت' قصر نبوت میں نقب زنی سے باز نہیں آتے بلکہ اپنی مکروہ مساعی خفیہ طور پر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ شاید یہ چند حروف کسی متردد کی ثبات علی الدین کا سبب ہوجائیں۔

● ... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی نئے نبی نے آنا ہوتا تو شفقت کا تقاضا تھا کہ آپ آنے والے سے امت کو آگاہ فرماتے' کیونکہ حقیقی نبی کو نبی نہ ماننا کفر ہے۔ جیسا کہ غیرنبی کو نبی ماننا کفر ہے۔ تو آپ کا کسی آنے والے سے امت کو آگاہ نہ کرنا' اس بات کی بین دلیل ہے کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں اسی لئے مسیلمہ کذاب وغیرہ جہنم رسید کئے گئے اور قادیانی کو مرتد قرار دیا۔

● ... اعلان تکمیل دین کا تقاضا بھی ختم نبوت کا اعلان ہے۔ جب دین مکمل ہے تو کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تکمیل دین کے اعلان کے ساتھ حفاظت کتاب و دین کا وعدہ خود متقضی ہے کہ مقصد نبوت مکمل' اب جو مدعی نبوت ہوگا وہ دین کے لئے ناقص ہوگا۔

● ... عمل ارتقاء کا تقاضا بھی ختم نبوت کو متقضی ہے کیونکہ ہر عمل اپنے منتہیٰ تک پہنچ کر ختم ہوجاتا ہے۔ سلسلہ نبوت کا آغاز آدم علیہ السلام سے ہوا اور اختتام حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

● ... وحدت امت کا قیام بھی عقیدۂ ختم نبوت پر ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی نئے نبی کا تصور ہو تو ظاہر ہے امت بٹ جائے گی' امت کی شناخت نبی سے ہوتی ہے تو وحدت امت کے لئے کسی نئے نبی کا قصد سم قاتل ہے۔

● ... نئے نبی کی ضرورت چار صورتوں میں ہوتی ہے۔

ا۔ وہاں پہلے نبی کا پیغام نہ پہنچا ہو۔
۲۔ پہلے نبی کی تعلیم ناقص ہو۔
۳۔ پہلے نبی کے معاون کے طور پر۔
۴۔ پہلے نبی کی تعلیم کو عرصہ گزر چکا ہو اور تعلیم میں تحریف ہوچکی ہو۔

لیکن ان تمام صورتوں میں سے اب کوئی صورت بھی موجود نہیں۔

ا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام ہر جگہ پہنچا' دنیا کا کوئی خطہ ایسا نہیں جہاں انسانی آبادی ہو اور آپ کا پیغام نہ پہنچا ہو۔

۲۔ خداوند کریم نے تکمیل دین کا خود اعلان فرمادیا۔

۳۔ کار نبوت' خیر امت کے سپرد کردیا گیا' تو اب معاون کیسا؟ بلکہ زندگی کے آخری ایام میں کارہائے نبوت کا بوجھ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں پر ڈالا اور ان کی نیابت و خلافت میں پوری امت کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ اسی لئے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ "اینقص الدین وانا حیی"

۴۔ تعلیم ابدی ہے' کسی خاص زمانہ تک محدود نہیں اور وعدۂ حفاظت ہے لہٰذا محدود وقت کی وجہ سے اور نہ کسی دیگر وجوہات کی بنا پر تحریف کا امکان نہیں۔ بنابریں کسی تابع اور نئے نبی کی ضرورت نہیں کیونکہ خیر امت اس منصب کو پر کئے ہوئے ہیں۔

● ... آپ سے پہلے آنے والوں نے اپنے جانے' دوسروں کے آنے کے اشارے کئے اور آپ نے صراحتاً" رکاوٹ اور ممانعت کے فرمان جاری کئے۔

● ... آپ نے نبوت صادقہ کے انقطاع کا فرمان جاری کیا اور دجالوں' کذابوں اور جھوٹے مدعیان نبوت کی آمد اور دعوؤں کی خبر دی کہ اب جو بھی آئے گا' دعویٰ کرے گا' دجال ہوگا۔

● ... ہر کثرت کی ایک اکائی ہے اور اس اکائی پر وہ منتہیٰ ہوتی ہے۔ بلاتشبیہ انبیاء علیہم السلام کی کثرت کی اکائی آپ ہیں' اور آپ پر نبوت منتہیٰ ہوئی۔

● ... ہر نبی سے عہد لیا جاتا تھا کہ اپنے بعد آنے والے نبی کے متعلق اپنی امت کو حکم دیں کہ میرے بعد آنے والے نبی کی تصدیق کریں۔ جبکہ آپ نے علم تصدیق کے بجائے دجال اور کاذب ہونے کی بابت بتایا۔

● ... آپ سے پہلے کسی نبی نے خاتم النبیین ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

● ... سب نے بعد میں آنے والے کی بشارت دی' آپ نے ممانعت فرمائی۔

● ... ہر نبی نے قیامت کا ذکر کیا' لیکن اتصال کا تذکرہ کسی نے نہیں کیا۔ جبکہ آپ نے فرمایا **بعثت انا والساعۃ کہاتین** معلوم ہوا کہ درمیان میں کوئی نیا نبی نہیں۔

● ... تمدن کا ارتقاء ہوا تو نبوت بھی ارتقاء کو پہنچی' نتیجتاً" افراد امت بھی ارتقاء کو پہنچے' تو امت اس قابل ہوگئی کہ کارہائے نبوت کو اور پیغام نبوت کو آگے پہنچا سکے۔ جب پیغام اور کار نبوت کو سنبھالنے والے موجود ہوگئے تو سلسلہ نبوت ختم ہوا۔ پیام اور کار نبوت امت کے سپرد ہوا۔ اسی لئے کتاب' زبان بلکہ نبی کی ہر ادا کی حفاظت فرمائی گئی۔

● ... ہر جگہ **ماانزل من قبلک** پر ایمان ضروری قرار دیا گیا اور من بعد کا کہیں بھی نہیں معلوم ہوا۔ من بعد ہے ہی کوئی نہیں۔ تو آپ ہی خاتم النبیین ہوئے۔

● ... کارخانہ ممکنات میں ہر چیز جس کی ابتداء ہے' اس کی انتہا بھی ہے۔ نبوت کی ابتداء سیدنا آدم علیہ السلام اور انتہا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

● ... ہر چیز کا ایک مقصد ہوتا ہے اور ہر چیز کی ایک منزل ہوتی ہے جیسا کہ گیس یا بجلی اسے جب کسی مقصد کے لئے کہیں لے جانا ہو تو مقصد روشنی یا گرمی ہے اور منزل مثلاً" کراچی ہے تو جہاں سے آغاز ہوگا' روشنی اور گرمی وہیں سے شروع ہوجائے گی اور منزل چونکہ کراچی ہے لہٰذا اس گیس یا بجلی کو وہاں یعنی کراچی پہنچ کر رک جانا ہے۔ مقصد نبوت ہدایت ہے اور تکمیل مقصد منزل ہے۔ وہی ختم نبوت ہے۔ یہ سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا سیدنا نوح علیہ السلام' سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ہوتے ہوئے آپ پر ختم ہوا کیونکہ سفر نبوت جس کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا تھا' اس کی منزل آپ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی۔

● ... نبوت رحمت ہے جیسا کہ آپ بھی رحمت ہیں۔ جب آپ جیسی رحمت دنیا سے اٹھ گئی تو نبوت بھی اٹھ گئی۔

● ... ایک شے ایک وقت رحمت دوسرے وقت زحمت۔ جیسا کہ بارش۔ خاص مقدار تک رحمت اور جب زیادہ بڑھ جائے تو زحمت۔ جب دین مکمل تو نبوت ختم۔ اس لئے کہ تکمیل کے بعد اب قیامت تک کے لئے کافی ہے۔ نہ نئے نبی کی ضرورت ہے' نہ نئے دین کی ضرورت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد اب نبوت بند کیونکہ

باقی صفحہ ۲۵ پر

# کبھی ایسا بھی ہُوا تھا

ڈاکٹر عبدالحئی فاروقی دہلی

## حی علی الصلواۃ

حضرت عبداللہ زبیرؓ کے صاحبزادے حضرت عامرؒ کی جب وفات کا وقت آیا تو وہ سخت تکلیف میں مبتلا تھے۔ مرض الموت کے آخری لمحات تھے کہ مسجد سے اذان کی آواز آپ کے کان میں پڑ آئی۔ تیمارداروں سے فرمایا کہ میرا ہاتھ پکڑو (وہ سمجھ گئے کہ مسجد جانا چاہتے ہیں) انہوں نے عرض کیا کہ آپ بیمار ہیں۔ فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں اللہ کے منادی کی آواز سنوں اور لبیک نہ کہوں' مجبوراً" لوگ آپ کو مسجد میں لے گئے ' نماز میں شریک ہوئے اور ابھی ایک ہی رکعت ختم ہوئی تھی کہ روح پرواز کر گئی۔ (صفۃ الصفوۃ)

## اخفاءِ حال

ہندوستان میں سلطان غیاث الدین بلبن (م ۶۸۶ ھ) کا عہد حکومت تھا۔ بادشاہ ایک مجاہد کی حیثیت سے بنگال کے حاکم طغرل کی بغاوت فرو کرنے کی خاطر دہلی سے ایک لشکر جرار لے کر روانہ ہوا اور کسی قلعہ کا محاصرہ کئے ہوئے پڑا تھا۔ سردیوں کا موسم اور رات کا وقت تھا۔ پہلے تو ایک شدید آندھی آئی جس سے سری فوج کے خیمے اکھڑ گئے اور پھر آندھی کے بعد موسلا دھار بارش ہوئی جس نے تو اور بھی سارے لشکر کو حواس باختہ کر دیا سارے چراغ بجھ گئے اور شاہی خیمے میں بھی اندھیرا ہو گیا۔ اب روشنی اور گرم پانی کے لئے آگ کی ضرورت پڑی تو شاہی باورچی خانے کا باورچی اور ایک سقاء آگ کی تلاش میں نکلے کہ شائد کہیں کوئی آگ کی چنگاری مل جائے مگر ایسے شدید ہنگامی موسم میں چنگاری تو کیا کوئی ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی نہیں مل سکی۔ البتہ کافی فاصلہ طے کرنے کے بعد لشکر کے ایک کنارے پر ایک خیمہ میں چراغ جلتا ہوا نظر آیا۔ باورچی کو تعجب بھی ہوا کہ اس ماحول میں یہ شمع کس طرح باقی رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی مسرت بھی ہوئی کہ جستجو اور طلب میں کامیابی ہو گئی یہ دونوں اس خیمے کی طرف لپکے تو دیکھا کہ ایک بزرگ تشریف فرما ہیں۔ شمع سامنے رکھی ہوئی ہے اور وہ تلاوت کلام اللہ میں مشغول ہیں۔ باورچی قریب پہنچا مگر اس کی ہمت نہیں ہوئی کہ تلاوت کے مقدس شغل میں خلل انداز ہو مگر اتفاقاً" خود ہی ان بزرگ کی نظر اٹھی اور پوچھا کیا بات ہے ؟ اس وقت یہاں کیسے ؟ عرض کیا کہ شاہی باورچی خانہ کا انچارج ہوں ' آگ کی ضرورت ہے پورے لشکر میں گھوم چکا ہوں آگ تو آگ ہے کہیں چراغ بھی نہیں جل رہا ہے ' آپ کے یہاں شمع روشن ہے اگر اجازت ہو تو اس سے اپنی شمع روشن کر لوں۔ بزرگ نے فرمایا شوق سے اپنی شمع روشن کیجئے باورچی تو اپنی ضرورت پوری کر کے چلا گیا اور اپنے کاموں میں مشغول ہو گیا مگر سقہ کو اس بات کی سخت حیرت رہی کہ آخر یہ درویش کون ہیں جن کے انفاس قدسیہ میں یہ طاقت ہے کہ آندھی کی سرتابیوں کو بھی وہ مطیع و فرماں بردار بنائے ہوئے ہیں۔

سردیوں کی رات دراز ہوتی ہے سقہ محو حیرت تھا۔ جب سونے کے لئے لیٹا تو نیند غائب ہو گئی۔ بالآخر اس سے رہا نہیں گیا۔ جیسے ہی تہجد کا وقت آیا وہ اپنا بستر چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور اس خیمہ پر پہنچا کہ ان بزرگ کی دوبارہ زیارت کر سکے مگر اس کو بہت افسوس ہوا جب اس نے دیکھا کہ وہ بزرگ خیمہ میں نہیں ہیں مگر وہ مایوس نہ ہوا اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو کنارے پر ایک تالاب نظر آیا۔ وہ اس کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ کوئی صاحب گھاٹ پر تشریف فرما ہیں اور بڑے اطمینان سے وضو کر رہے ہیں اس وقت سخت سردی تھی پالا پڑ رہا تھا اور پانی جما جا رہا تھا۔ مگر یہ بزرگ بڑے اطمینان سے سنن و مستحبات کے ساتھ وضو فرما رہے ہیں۔

آگے بڑھ کر سقے نے دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ وہی بزرگ ہیں جن کی پیشانی شمع کی روشنی میں خیمہ کے اندر چمک رہی تھی سقہ اس وقت تو کچھ نہیں بولا البتہ جب وہ بزرگ اپنے خیمہ میں واپس چلے گئے تو یہ گھاٹ پر اسی مقام پر پہنچا جہاں یہ بزرگ وضو فرما رہے تھے اس نے ڈرتے ڈرتے پانی میں ہاتھ ڈال کر دیکھا۔ اس سردی میں پانی ٹھہرا ہوا ہے اور اس کی ٹھنڈک سے ہاتھ بھی سن ہو جائے گا مگر اس کے تعجب کی انتہا نہ رہی کہ جہاں ان بزرگ نے بیٹھ کر وضو کیا تھا وہاں پانی گرم ہے اور ٹھنڈک کا نام نہیں ہے چنانچہ سقہ نے خود وضو کیا اور پھر اپنے مشکیزہ میں بھی وہ گرم پانی بھر کر لے گیا۔ اور بادشاہ کو بھی اسی سے وضو کرایا۔ سقے نے اب تک جو کچھ دیکھا تھا اس پر وہ بہت حیران و ششدر تھا اور یہ فیصلہ نہ کر سکا تھا کہ حقیقت حال کیا ہے۔ لہذا اگلی شب پھر وہ اسی مقام پر احتیاطاً" پہنچ گیا جہاں اسے گرم پانی ملا تھا آج پانی میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو وہ پانی یخ بستہ تھا ہاتھ بھی ٹھٹھر گیا اب یہ ایک درخت کی آڑ میں چھپ کر ان بزرگ کے آنے کا انتظار کرنے لگا تھوڑی دیر میں وہ تشریف لائے اور پھر اسی طرح حسب معمول اطمینان کے ساتھ وضو کیا اور اپنے خیمہ میں واپس چلے گئے۔ سقہ تاک میں تو تھا ہی فوراً" اس جگہ پر پانی میں ہاتھ ڈال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ پانی گرم ہے اب اس کو یقین ہو گیا کہ یہ معاملات ان بزرگ کی کرامت سے تعلق رکھتے ہیں اب اس نے ان باتوں کا چرچا کرنا شروع کر دیا چنانچہ رفتہ رفتہ بادشاہ تک یہ خبر پہنچی بادشاہ نے سقہ کو طلب کر کے پورا قصہ سنا اور پھر وہ بھی آخر شب میں خاص طور سے تالاب پر گیا اور سقہ کی طرح پہلے پانی کو دیکھ لیا کہ وہ بالکل یخ بستہ تھا پھر وہ بزرگ آئے وضو کیا اور واپس چلے گئے تو بادشاہ نے آ کر پانی میں ہاتھ ڈالا تو وہ گرم تھا لہذا اب بادشاہ کو بھی عقیدت ہو گئی اور یہ تحقیق شروع ہو گئی کہ یہ کون صاحب ہیں اور کہاں سے آ کر فوج میں بھرتی ہوئے ہیں ؟ جب بادشاہ کو ان کے بارے میں علم ہوا تو اس نے آپ سے دعا کی استدعا کی اور کہا "میری بہت خوش نصیبی اور سعادت ہے آپ جیسے خدا کے دوست میرے لشکر میں ہیں مگر پھر ہزار افسوس ہے کہ قلعہ فتح نہیں ہوتا۔" بادشاہ کے جواب میں انہوں نے بہت تواضع اور انکساری سے کام لیا اور اپنی بے حقیقتی اور عاجزی ظاہر کی مگر بادشاہ دعا کے لئے اصرار ہی کرتا رہا چنانچہ مجبوراً" آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا "فوراً" تیار ہو جایئے اور حملہ کر دیجئے انشا اللہ فتح ہو گی۔" بادشاہ نے ارشاد گرامی کی تعمیل کی اور خدا کے فضل سے قلعہ فتح ہو گیا اگلے روز بادشاہ نے ارادہ کیا کہ پابرہنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو اور نذرانہ عقیدت پیش کرے۔ مگر آپ کو جیسے ہی اپنے نور باطن سے بادشاہ کے ارادے کا علم ہوا آپ نے فوراً" لشکر چھوڑ دینے کا فیصلہ کر لیا آپ کے پاس ایک بہت قیمتی گھوڑا تھا آپ نے اس کو ساز و سامان سے آراستہ کیا اور پھر گھوڑے کو مخاطب کر کے فرمایا کہ فلاں بیوہ کے یہاں ایک نابالغ لڑکی ہے جس کا رشتہ فقر و مسکینی کے سبب سے کہیں سے آتا نہیں ہے تو اس بیوہ کے پاس پہنچ جا وہ تجھ کو فروخت کر کے اپنا کام چلا لے گی وہ گھوڑا اس بیوہ کے یہاں پہنچا ادھر اس بیوہ کو غیب سے آواز آئی کہ ایک درویش کا عطیہ پہنچ رہا ہے تو اس کو فروخت کر کے اپنا کام چلا اس طرح ان بزرگ نے اپنے قیمتی گھوڑے سے تو یہ کام لیا اور بقیہ اپنا تمام اسباب فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا اور پھر ایک گدڑی پہن کر لشکر

باقی ۳۳ پر

# مولانا عبدالرؤف الازہری

تحریر: مولینا اللہ وسایا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے فاضل نوجوان مبلغ حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب الازہری ۳ شوال ۱۴۱۴ھ بروز بدھ انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا عبدالرؤف صاحب ضلع مظفر گڑھ تحصیل علی پور قصبہ جتوئی کی ملحقہ بستی دولت والی میں پیدا ہوئے۔ مڈل تک تعلیم جتوئی میں حاصل کی پھر دینی تعلیم کی طرف قدرت نے رخ موڑ دیا۔ دارالعلوم کبیر والا مخزن العلوم خان پور میں دینی تعلیم حاصل کی دورہ حدیث شریف مفتی اعظم مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم سے مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں پڑھا۔ آپ کا پورا خاندان حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری سے بیعت تھا آپ خاندانی طور پر احراری تھے۔ اس لئے اس سے فراغت حاصل کرتے ہی حضرت امیر شریعت" کی جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ ہو گئے ملتان' کراچی' لاہور' فیصل آباد گوجرانوالہ میں جماعت کی طرف سے تبلیغی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں آپ لاہور میں مبلغ تھے۔ آپ نے تحریک میں والہانہ و مجاہدانہ خدمات انجام دیں۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری کی زیر ہدایت آپ نے تحریک کے لئے شب و روز ایک کر دیئے۔ بعد میں آپ کو اسلام آباد' سرحد میں مثالی خدمات سرانجام دیں قدرت حق نے آپ کو بڑی خوبیوں سے نوازا تھا عالمی مجلس کے تبلیغی اسفار میں انتھک محنت کرتے تھے۔ ۱۹۷۷ء کی تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ سندھ کے سفر سے واپس ایک حادثہ کا شکار ہوئے چند ماہ صاحب فراش رہے قدرت نے صحت سے سرفراز فرمایا پھر اپنے کام پر جت گئے۔ فیصل آباد میں قیام کے دوران آپ نے حضرت مولانا تاج محمود مرحوم کی صحبت سے بھرپور فائدہ حاصل کیا لولاک کی مجلس ادارت کے رکن رہے۔ قادیانی جماعت کا موجودہ گرو مرزا طاہر ملک میں محفل سوال و جواب منعقد کیا کرتا تھا۔ فیصل آباد اور گوجرانوالہ میں آپ نے مرزا طاہر کو دوبدو زچ کیا مدلل اور ٹھوس سوالات سے مرزا طاہر کی بولتی بند کر دی۔ اسلام آباد میں قیام کے دوران میں آپ نے ایک سفر مصر کا کیا

ہاں ایک تربیتی کورس میں شرکت کی۔ جو جامعہ الازھر کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا۔ مصر سے حجاز مقدس بغرض حج تشریف لے گئے۔ بعد میں ایک بار پھر رمضان المبارک میں عمرہ کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب مرحوم نے حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری' حضرت مولانا محمد علی جالندھری' حضرت مولانا عبداللہ درخواستی' حضرت مولانا مفتی محمود' حضرت مولانا تاج محمود' حضرت مولانا محمد شریف جالندھری' حضرت مولانا لال حسین اختر' حضرت مولانا محمد حیات' ایسے نابغہ روزگار حضرات سے کسب فیض کیا۔ بیعت و ارادت کا تعلق حضرت اقدس مولانا خواجہ خان دامت برکاتہم سے تھا۔ موصوف بڑے حاضر جواب اور غضب کا حافظہ رکھنے والے تھے ایک بات پڑھ لی یا سن لی تو ہمیشہ کے لئے وہ دماغ میں کمپیوٹر میں محفوظ میں ہو گئی بڑے مرنجاں مرنج دوست نواز تھے۔ لطائف سے مجلس کو کشت زعفران بنانا آپ پر بس تھا۔ حضرت امیر شریعت اور دیگر اکابر احرار کے دل و جان سے فدائی تھے۔ موصوف ایک نظریاتی رہنما تھے عالمی مجلس کے کاز کے لئے آپ کی خدمات مثالی اور قابل ستائش تھیں کئی بار جیل بھی جانا پڑا۔ مقدمات و زبان بند یاں تو زمانہ میں معمول کی بات تھی۔ گزشتہ چند سالوں سے آپ کو شوگر کی تکلیف ہو گئی تھی علاج و معالجہ جاری رکھا پرہیز کے قریب تک نہ پھٹکتے تھے مولانا ایسا میٹھا آدمی میٹھا ترک کر دے یہ کیسے ہو سکتا ہے اس سال رمضان المبارک میں اسلام آباد قیام کے دوران آپ پر شوگر کا شدید اٹیک ہوا۔ طبیعت بگڑتی سنبھلتی رہی۔ مگر آپ کے جماعتی معلومات میں فرق نہیں آیا آخری عشرہ میں زیادہ کمزور ہو گئے تو ملتان تشریف لائے۔ حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری دامت برکاتہم نے ملتان میں رہ کر علاج کرنے کا فرمایا مگر وہ گھر جانے پر مصر تھے گھر تشریف لے گئے۔ ایک دو روز بعد طبیعت سنبھل گئی علاج بھی جاری رہا۔ بدھ کے روز اٹھ کر نماز پڑھ کر حسب معمول لیٹ گئے ساڑھے نو بجے کے قریب دل کی تکلیف ہوئی اور چل بسے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون** دوسرے دن جمعرات کو

گیارہ بجے جنازہ ہوا۔ مولانا موصوف کے عنداللہ مقبولیت کا عالم ان کے جنازہ کے اجتماع سے لگایا جا سکتا ہے۔ اتنا بڑا اجتماع اس علاقہ میں اپنی مثال آپ تھا۔ ملک بھر کے جماعتی رہنما و بزرگ کارکن و ساتھی تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ جماعت کے مبلغین نے گروہ در گروہ اپنے محبوب کی آخری آرامگاہ پر حاضری دی حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب' دامت برکاتہم تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ تمام جماعت' ساتھی دوست' عزیز و اقارب سب افسردہ ہیں مگر وہ بڑے سکون و اطمینان سے دنیا و مافیہا سے بے خبر آرام فرما رہے ہیں۔ کاش سعید اوقات سعید اقدرت کے اپنے فیصلے ہیں دادا جان' والد صاحب بحمد تعالیٰ سب بقید حیات ہیں پسماندگان میں اہلیہ محترمہ ایک نو عمر دس سالہ صاحبزادہ چار بچیاں شامل ہیں۔ بحمدہ تعالیٰ تمیز صاحبزادیاں شادی شدہ ہیں ایک صاحبزادی اور ایک صاحبزادی نو عمری میں ہی مرحوم پدری سایہ شفقت سے محروم ہو گئے مولانا کی وفات نوجوان کی وفات ہے جس نے ہر سنی دل گرفتہ ہو گیا۔ سچ ہے کہ

مجنوں جو مر گیا تو جنگل اداس ہے

قدرت نے ان کی قبر کو بقعہ نور بنا دیا۔ ••

# سازشیں

یہ مارچ ۱۹۹۰ء کی بات ہے اسرائیل کی مرکزی شہر "تل ابیب" میں یہودیوں کی عالمی کانفرنس ہوئی جس میں دنیا کے سو ملکوں" سے یہودی نمائندے شریک ہوئے۔ کانفرنس میں یہ بات زیر بحث تھی کہ مسلمانوں سے عسکری صلاحیت اور جہاد کے جذبے کو کس طرح ختم کیا جائے؟ پریشانی یہ تھی کہ افغانستان' ایران' ترکی' سوڈان' بنگلہ دیش ان سب ملکوں میں "یہودی ایجنٹ" جہاد کے مسئلے میں سرگرم ہیں مگر اس کے باوجود "جذبہ جہاد" ختم نہیں کیا جا سکا۔ افغان مجاہدین روسی طاقت کو کچل رہے تھے اور اس کے اثرات ساری دنیا پر پڑ رہے تھے۔ یہودی عالمی کانفرنس میں یہ تجویز پاس ہوئی کہ مسلمانوں میں جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے دو کام کئے ہیں۔

○ ایک تو یہ کہ خود مسلمانوں میں سے ایسے لوگ تیار کئے جائیں جو مذہبی احکامات سنا کر' عبادتوں میں لگا کر لوگوں کو جاہد سے ہٹائیں۔

○ دوسرے یہ کہ مسلمانوں میں سود کو عام کیا جائے' اسلام کے نام پر ایسے ادارے چلائیں جائیں جس کے

باقی ص۲۳ پر

# امیر المومنین ہمیں جرم کا اقرار ہے شریعت کا جو حکم ہو بجا لائیں

تحریر:۔ محمد مزمل حق

ایک دن حضرت عمر فاروقؓ کا سادہ دربار خلافت سرگرم نصاف و عدل تھا' اکابر صحابہؓ موجود تھے اور مختلف حالات طے ہو رہے تھے کہ ناگہاں ایک خوش رو نوجوان کو دو نوجوان پکڑے ہوئے لائے اور فریاد کی کہ "یا امیر لمومنین! اس ظالم سے ہمارا حق دلوایئے' اس لئے کہ اس نے ہمارے بوڑھے باپ کو مار ڈالا" حضرت عمرؓ نے س جوان کی طرف دیکھ کر فرمایا "ہاں ان دونوں کا دعویٰ تو ن چکا' اب تو بتا تیرا کیا جواب ہے؟"

اس نے نہایت ہی فصاحت و بلاغت کے ساتھ پورا واقعہ بیان کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہاں مجھ سے یہ جرم ضرور ہوا ہے اور میں نے طیش میں آکر ایک پتھر کھینچ مارا جس کی ضرب سے اس پیر ضعیف نے دم توڑ دیا۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تجھے اعتراف ہے لہٰذا اب قصاص کا عمل لازمی ہو گیا اور اس کے عوض تجھے اپنی جان دینی ہو گی۔" جوان نے سر جھکا کر عرض کیا "مجھے امام کے حکم اور شریعت اسلامی کا فیصلہ ماننے میں کوئی عذر نہیں لیکن ایک بات کی درخواست ہے۔" ارشاد ہوا "وہ کیا؟" میرا ایک چھوٹا نابالغ بھائی ہے جس کے لئے والد مرحوم نے کچھ سونا چھوڑا تھا اور میرے سپرد کیا تھا کہ وہ بالغ ہو تو اس کے سپرد کر دوں میں نے اس سونے کو ایک جگہ زمین میں دفن کر دیا اور اس کا حال سوائے میرے کسی کو معلوم نہیں اگر وہ سونا اس کو نہ ملا تو قیامت کے دن میں ذمہ دار ہوں گا اس لئے اتنا چاہتا ہوں کہ تین دن کے لئے ضمانت پر چھوڑ دیا جاؤں۔"

حضرت عمرؓ نے اس کے بارے میں سر جھکا کر ذرا غور فرمایا اور پھر سر اٹھا کر ارشاد فرمایا "اچھا کون ضمانت دیتا ہے کہ تو تین دن کے بعد تکمیل قصاص کے لئے چلا آئے گا؟"

فاروق اعظمؓ کے اس ارشاد کی بنیاد پر اس نوجوان نے چاروں طرف دیکھا اور حاضرین کے چہروں پر ایک سرسری نگاہ ڈالی اور پھر حضرت ابوذر غفاریؓ کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا "یہ میری ضمانت دیں گے۔" حضرت عمرؓ نے فرمایا "ابوذرؓ! تم ضمانت دیتے ہو؟" انہوں نے فرمایا "بے شک میں ضمانت دیتا ہوں کہ یہ نوجوان تین دن کے بعد حاضر ہو جائے گا۔"

یہ ایسے جلیل القدر صحابیؓ کی ضمانت تھی کہ حضرت عمرؓ بھی راضی ہو گئے ان دونوں مدعی نوجوانوں نے بھی اپنی رضامندی ظاہر کی اور وہ شخص چھوڑ دیا گیا۔ جب تین دن گزر گئے تو حضرت عمرؓ کا دربار بدستور قائم ہوا' تمام جلیل القدر صحابہؓ جمع ہوئے وہ دونوں نو عمر مدعی بھی آئے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ بھی تشریف لائے اور وقت مقررہ پر مجرم کا انتظار کیا جانے لگا اب وقت گزرتا جاتا ہے اور مجرم کا پتہ نہیں صحابہؓ کو ابوذرؓ کی نسبت بے چینی اور تشویش پیدا ہو چلی ہے' دونوں نوجوانوں نے بڑھ کر کہا "اے ابوذرؓ! ہمارا مجرم کہاں ہے؟" انہوں نے کمال استقلال اور ثابت قدمی سے جواب دیا۔ "اگر تیسرے دن کا وقت مقررہ گزر گیا اور وہ نہ آیا تو خدا کی قسم میں اپنی ضمانت پوری کروں گا۔" عدالت فاروقی بھی جوش میں آئی' حضرت فاروق اعظمؓ سنبھل کر بیٹھے اور فرمایا "اگر وہ نہ آیا تو ابوذرؓ کی نسبت وہی کارروائی کی جائے گی جس کی شریعت اسلامی متقاضی ہو گی۔ یہ سنتے ہی صحابہؓ میں مزید تشویش پیدا ہو گئی' بعض آبدیدہ اور بعض کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے مجبور ہو کر لوگوں نے دونوں مدعیوں سے کہنا شروع کیا کہ "تم خون بہا کر لو" انہوں نے قطعی انکار کیا کہ "ہم خون کے بدلے خون ہی چاہتے ہیں۔" غرض لوگ اسی پریشانی میں تھے کہ ناگہاں وہ مجرم پسینے میں ڈوبا ہوا زور زور سانسیں لیتا ہوا عدالت میں پہنچا اور حضرت عمرؓ کے سامنے کھڑا ہو گیا' سلام کیا اور عرض کیا "میں نے اس بچے کو اس کے ماموں کے سپرد کر دیا اور اس کی جائیداد انہیں بتا دی' اب آپؓ جو خدا اور رسولؐ کا حکم بجا لیں۔"

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا "امیر المومنین! خدا کی قسم میں جانتا بھی نہ تھا کہ یہ کون ہے اور کہاں کا رہنے والا ہے؟ اور نہ اس روز سے پہلے کبھی اس کی صورت دیکھی تھی مگر اور سب کو چھوڑ کر مجھے اس نے اپنا ضامن بنایا تو مجھے انکار کرنا مروت کے خلاف معلوم ہوا اور اس کے بشرے نے یقین دلایا کہ یہ شخص اپنے عہد میں سچا ہو گا اس لئے ضمانت کر لی۔" اس کے آ پہنچنے سے حاضرین میں ایسا غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا تھا کہ دونوں مدعی نوجوانوں نے خوشی میں آکر عرض کیا "امیر المومنین! ہم نے اپنے باپ کا خون معاف کیا۔"

سب طرف سے ایک نعرہ مسرت بلند ہوا اور حضرت عمرؓ کا چہرہ مبارک خوشی و انبساط سے چمکنے لگا اور فرمایا "مدعی نوجوانو! تمہارے باپ کا خون بہا میں بیت المال سے ادا کر دوں گا اور تم اس نیک نفس انسان کے ساتھ حسن سلوک کا فائدہ بھی اٹھاؤ گے۔" انہوں نے عرض "امیر المومنین! ہم اس حق کو خالص خدا کی خوشنودی کے لئے معاف کر چکے' لہٰذا اب ہمیں کچھ لینے کا حق نہیں ہے اور نہ لیں گے۔"

●●

# انسان کی دس فطری چیزیں

مولانا صوفی عبدالحمید سواتی مدظلہ' گوجرانوالہ

ترجمہ (حدیث شریف ):۔ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔ "دس چیزیں فطرت میں سے ہیں (یا فطرت ان دس چیزوں پر بھی مشتمل ہے ): کلی کرنا' ناک صاف کرنا' مونچھوں کو کاٹنا' مسواک کرنا' ناخنوں کو کاٹنا' ہاتھوں کی چنٹوں کو صاف کرنا' بغل کے بالوں کو اکھاڑنا' زیر ناف بالوں کو صاف کرنا' ختنہ کرنا اور استنجا کرنا۔"

## تشریح:۔

فطرت سے مراد وہ حالت ہے جو بنی نوع انسان میں قدرتاً پائی جاتی ہے' تمام نبیوں کے طریق میں جاری رہی اور خود نبیوں نے بھی ان کی تعلیم دی ہے۔ جب کوئی شخص اپنی فطرت پر قائم ہو گا تو وہ ان دس چیزوں پر ضرور عمل کرے گا۔ (۱) المضمضہ یعنی کلی' یعنی منہ میں پانی ڈال کر منہ کو صاف کرنا۔ انسان کھانا کھاتا ہے یا سو کر اٹھتا ہے تو منہ میں آلائش ہوتی ہے' اس کو صاف کرنے کے لئے کلی کرنا سنت انبیاء ہے۔

(۲) الاستنشاق یعنی ناک جھاڑنا۔ ناک میں پانی ڈال کر اس کو اچھی طرح صاف کرنا بھی فطری امر ہے۔ اگر ناک صاف نہ ہو تو قرآن پاک کی تلاوت یا دیگر عبادات کی ادائیگی کے دوران خلل واقع ہوتا ہے۔ انسان عام گفتگو بھی اچھے

طریقے سے نہیں کر سکتا' لہٰذا ناک کی صفائی بھی ضروری ہے۔ حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جب نیند سے بے داری ہو تو ناک میں پانی ڈال کر اس کو خوب جھاڑو۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ رات کو جب سوتے وقت انسانی جسم کے تمام راستے بند ہو جاتے ہیں تو صرف ناک کا راستہ کھلا ہوتا ہے' لہٰذا شیطان اس میں گھس کر بیٹھ جاتا ہے اور رات بھر انسان کے دماغ میں وسوسے ڈالتا رہتا ہے۔ جب بیدار ہو کر آدمی ناک جھاڑتا ہے تو شیطان کا یہ اڈہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یہ کام بھی نبیوں کی سنت اور فطرت انسانی میں داخل ہے۔

(۳) قص الشارب۔ مونچھوں کا کاٹنا بھی سنت انبیاء ہے' ان کو کترواتا چاہئے دوسری حدیث میں یہ الفاظ آتے ہیں کہ داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کاٹو۔ لمبی مونچھیں مجوسیوں' یہودیوں اور ہندوؤں کی علامت ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے حکم ہے کہ ان کو کاٹو۔

(۴) السواک یعنی مسواک کرنا۔ یہ منہ کو پاک کرنے والا عمل ہے' جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ عام نیکی کا اجر تو دس گنا ملتا ہے' تاہم جو عبادت مسواک کرنے کے بعد کی جائے اس کا اجر ستر گنا بڑھ جاتا ہے۔ مسواک کی وجہ سے اللہ تعالیٰ پائیوریا وغیرہ جیسی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے' گویا مسواک مادی لحاظ سے بھی مفید چیز ہے۔

(۵) تقلیم الا ظفار۔ ناخنوں کا ترشوانا بھی فطری امور میں سے ہے۔ لمبے ناخنوں میں میل کچیل جمع ہو کر بیماریوں کا باعث بن سکتا ہے۔ ہفتہ عشرہ بعد ناخنوں کو ضرور کٹوا دینا چاہئے۔ تاہم چالیس دن سے زیادہ کوتاہی نہیں ہونی چاہئے۔

(۶) غسل البراجم۔ ہاتھوں کی چیثیوں کو صاف کرنا ان میں بھی بعض اوقات میل کچیل جم جاتی ہے لہٰذا صفائی ضروری ہے کہ یہ بھی سنت انبیاء اور فطری امر ہے۔

(۷) نتف الابط۔ یعنی بغلوں کے بالوں کو اکھاڑنا بھی فطرت انسانی میں داخل ہے۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ اصل سنت تو یہی ہے لیکن میں اس کو برداشت نہیں کر سکتا' لہٰذا اگر ان بالوں کو اکھاڑنے میں دقت پیش آتی ہو تو استرے یا پاؤڈر وغیرہ سے صاف کر دینا بھی درست ہے۔

(۸) الا ستحداد۔ زیر ناف مستورہ مقامات سے بالوں کو صاف کرنا بھی سنت ہے۔ یہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے ضروری ہے۔ اگرچہ عورتوں کے لئے بھی استرا وغیرہ استعمال کرنا جائز ہے' تاہم اگر وہ پوڈر وغیرہ استعمال کریں تو بہتر ہے۔ دوسری روایت میں حضور علیہ السلام نے زیر ناف بالوں کی صفائی کے لئے چالیس دن کی تحدید فرمائی ہے کہ یہ بال اس عرصہ سے زیادہ دیر تک نہیں رہنے چاہئیں۔ اگر کوئی شخص بلا عذر چالیس دن سے زیادہ عرصہ تک بال صاف نہیں کرتا تو اس کی نماز مکروہ ہوتی ہے۔ البتہ بیمار آدمی یا جس کے اس حصہ جسم میں کوئی تکلیف ہو' وہ مستثنیٰ ہے۔

(۹) الاختتان۔ ختنہ کرنا بھی فطری امر اور سنت انبیاء میں سے ہے۔ سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا اور آپ کے بعد یہ تمام انبیاء کی سنت ہے اور ہماری امت میں بھی جاری ہے۔

(۱۰) الا نتضاح۔ استنجا کرنا بھی ضروری ہے۔ عام حالات میں ڈھیلے سے اور اگر نجاست زیادہ ہو تو پانی استعمال کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

یہ تمام امور سارے نبیوں کی سنت میں داخل ہیں' کیونکہ یہ انسان کی فطرت کا حصہ ہیں۔

●●

# حاصل مطالعہ

محمد علی صدیقی
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

حضرت مولانا عبدالرحیم رائے پوری ہمارے اکابر لوگوں میں سے ہیں اور حضرت مولانا شیخ الہند محمود الحسن کی عدم موجودگی میں دارالعلوم دیوبند کے سرپرست رہے اور حضرت شیخ الہندؒ نے مدینہ جاتے وقت فرمایا کہ ان کو قائم مقام میر سمجھیں ان کے چند ایک واقعات قارئین کی نظر کئے جاتے ہیں حضرت کی باطنی کشش اور بزرگی پر مولانا اشرف تھانویؒ نے فرمایا جب آپ رائے پور تشریف لے گئے تو اللہ اکبر اس باغ (حضرت کی خانقاہ کو باغ سے تشبیہ دی) کے درختوں سے بھی تواضع ٹپک رہی ہے نیز حضرت تھانویؒ فرمایا کرتے تھے اگر شیخ الہند مولانا محمود الحسنؒ اور حضرت سہارن پوری (مولانا خلیل احمدؒ) کی گود میں بیٹھا جائے تو کوئی خوف نہیں لیکن حضرت رائے پوری کی مجلس میں بھی بیٹھنے سے ڈر لگتا ہے کہ کشف سے کچھ معلوم نہ کر لیں آپ کا معدہ کوئی مشکوک چیز قبول نہیں کرتا تھا اگر بے خبری سے کسی کے ہاں سے کوئی مشکوک چیز کھا لی وہ ہضم نہ ہوئی فوراً قے کر دیتے تھے آپ ۳۳۔ ۱۳۳۲ھ میں بیمار ہوئے مرض دن بدن بڑھتا گیا حتیٰ کہ اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گئی تقریباً پانچ سال آپ بیمار رہے اس زمانہ میں عجیب و غریب کیفیات درجہ یقین و احسان اور اشتیاق دیدار الٰہی کا خواص نے مشاہدہ کیا اس زمانے میں انگریز کا ظلم و تعدی مسلمانوں اور مسلم ممالک پر حد سے بڑھا ہوا تھا انگریز خلافت عثمانیہ کو ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی تک کا زور لگا رہا تھا اس کا افسوس و قلق پھر حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور حضرت شیخ الہند محمود الحسن کی جدائی ان کی پریشانی اور کلفت کا باعث بنی ہوئی تھی۔ اس بیماری کے دوران زیارت حرمین شریفین کا شوق بڑھا کر جوں جوں موسم حج قریب آتا گیا آپ کا مرض بڑھتا گیا حتیٰ کے کروٹ تک لینا مشکل ہو گیا خدام نماز کے لئے کھڑا کر دیتے تو ذوق و شوق میں کھڑے ہو کر نماز پوری کر لیتے غرضیکہ شدت اشتیاق کے باوجود استداد مرض کی وجہ سے آپ حج پر نہ جا سکے حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادرؒ فرماتے ہیں اسی زمانہ میں (بیماری کے دوران) ایک مخلص طبیب نے نبض دیکھ کر عرض کیا کہ حضرت آپ کو بہت پرانی تپ معلوم ہوتی ہے اور ہے بھی ایسی جیسے کسی غلبہ حزن و غم سے پیدا ہوتی ہے اور اندر ہی اندر گھلائے جاتی ہے برس ہا برس گزر جانے کے بعد آپ کو جوش آگیا اور فرمایا (اس طبیب کی بات سن کر) ہاں حکیم صاحب آپ نے سچ فرمایا مجھے تپ اس روز سے شروع ہوئی جس دن حضرت گنگوہیؒ نے انتقال فرمایا اور اس کا بدن پر ظہور اس روز ہوا جس دن سنی کہ حضرت شیخ الہند مالٹا میں اسیر ہو گئے آج حضرت شیخ الہند رہا ہو کر تشریف لائیں تو اور پھر نہ سہی ایک دفعہ جھرجھری لے کر اٹھ کھڑا ہوں گا اتنا فرما کر خاموش ہو گئے یاد رہے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے حضرت مولانا عبدالرحیم رائے پوریؒ کا روحانی سلسلہ تھا اور آپ حضرت گنگوہی کے خلیفہ بھی تھے اس لئے اپنے مرشد کی وفات کا غم آپ کو تھا اور مرشد کے انتقال کا غم کس کو نہیں ہوتا حضرت شیخ الہند سے بہت ہی پیار تھا۔ حتیٰ کہ جب حضرت شیخ الہند مدینہ ہجرت کر گئے تو حضرت مولانا رائے پوری کو اپنا نائب دارالعلوم دیوبند کے لئے مقرر فرمایا تھا بیماری کے ایام میں حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری نے آپ کی بڑی خدمت کی آپ کو کھانا کھلانا دوائی پلانا وضو کرانا کپڑے پہنانا سب کام اپنے ذمے مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے لے رکھا تھا اس زمانہ میں حضرت مولانا رائے پوری کوئی چیز بھی اپنی ملکیت میں نہیں رکھتے تھے حتیٰ کہ اپنے کپڑے بھی حضرت مولانا شاہ عبدالقادر کے سپرد کر دیتے تھے ہر چیز کا آپ کو مختار بنا دیا تھا تیرہ سو روپے جو سفر حج کے لئے جمع کیا تھا تقسیم فرا دیا تاکہ ترکہ نہ بنے مدرسہ کا انتظام اپنے بھانجے مولانا اشفاق احمد کے سپرد فرمایا اور بیعت و طریقت کا سلسلہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری کے سپرد فرمایا اور جس کوٹھی میں قیام تھا اس کو مدرسہ کے لئے وقف کر دیا اور جب تک زندہ رہے مدرسہ کو اس کوٹھی کا کرایہ مدرسہ کو دیتے تھے ہمارے اکابر اسلاف میں سے ایک اللہ والے بزرگ کے حالات زندگی کے چند واقعات کو اپنی زندگی کا تمام سرمایہ سینے سے اتار دیا کچھ مولانا شاہ عبدالقادرؒ کو دے دیا اور باقی اپنے مدرسہ کو دے دیا اور خوب نیکیوں کی جھولی بھر کے اپنے خالق حقیقی کے حضور پہنچ گئے اللہ تعالیٰ جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

## طب وصحت

# آملہ

**از حکیم محمد کامران یوسف**

آملہ مشہور و معروف پھل ہے جو طب یونانی اور وید ک میں زمانہ قدیم سے مستعمل ہے برصغیر میں بکثرت پیدا ہوتا ہے اس کا درخت خوب مضبوط اور پھیلا ہوا ہوتا ہے اس کے پتے اس کی پتوں کی مانند چھوٹے چھوٹے اور ہلکے سبز رنگ کے ہوتے ہیں اس کا تازہ پھل بیر کی شکل کا گول اور خوبصورت ہوتا ہے۔

آملہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک جنگلی اور دوسرا پیوندی جنگلی آملے چھوٹے ہوتے ہیں اور پیوندی بڑے پیوندی آملوں میں بنارس اور بریلی کے آملہ زیادہ مشہور ہیں ان میں سے ایک ایک آملہ چھ تولہ تک وزن کا ہوتا ہے۔

ہندو دھرم میں آملہ کے درخت کو بہت اہمیت حاصل ہے چنانچہ سال میں ایک خاص دن آملہ کے درخت کے نیچے بیٹھنا مبارک سمجھا جاتا ہے۔

آملہ کا مزاج سرد خشک ہے اور یہ ایک اچھا حابس خون اور قابض ہے معدے کی رطوبات کو خشک کرتا ہے۔ صفرا اور خون کی حرارت کو تسکین دیتا ہے دل کو فرحت بخشتا ہے اور قوت دیتا ہے جگر معدہ دماغ اور آنتوں کو آنکھوں کو اور پٹھوں کو طاقت دیتا ہے اور باہ کو حرکت میں لاتا ہے۔ پیاس کو بجھاتا ہے ذہن کو تیز کرتا ہے تمام اعضاء کی حفاظت کرتا ہے قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے اس کے استعمال سے بہت سے امراض سے بچا جا سکتا ہے۔

تازہ آملوں کو منہ میں رکھنے سے مسوڑوں کے گوشت کو مضبوط کرتا ہے لعاب اور رال کے بہنے کو رفع کرتا ہے۔

### سوتے میں پیشاب نکلنا

اکثر بچوں میں اس کی شکایت پائی جاتی ہے اس کے علاج کے لئے آملہ خشک اور زیرہ سیاہ ہم وزن پیس کر شہد میں ملا کر چاٹنا اس مرض میں مفید ہے۔

### ضعف بصر

آملہ کو بھگو کر اس کا پانی آنکھ میں ڈالا جائے اور اس کا سفوف باریک کر کے ہم وزن شکر ملا کر روغن بادام سے چکنا کر کے نہار منہ چھ گرام کھا کر پانی پی لیں تو آنکھوں کو قوت پہنچے۔

### نکسیر

ناک سے خون آنے کی صورت میں آملہ کو باریک پیس کر پانی میں گھول کر پیشانی پر گاڑھا لیپ کر لیں۔ نیز آملوں کا پانی ملائیں۔

### ذیابطیس

آملہ ذیابطیس کو ختم کرتا ہے آملہ اور مغز تخم جامن برابر وزن لے کر سفوف بنائیں یہ سفوف چھ چھ ماشہ تازہ پانی سے کھلائیں۔

### چکر آنا

آملہ نو ماشے دھنیا خو ماشہ ان کو پانی میں بھگو دیں صبح کو چھان کر مصری شامل کر کے ہفتہ کے چند روز کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔

### اسہال

آملہ کو پانی میں جوش دے کر ٹھنڈا کر کے پلائیں پیاس کی شدت اور دستوں میں مفید ہے۔

### بواسیر

آملہ کا شربت بنا کر پینے سے بواسیر کا پرانا آتا ہوا خون رک جاتا ہے اور مسوں کی طرف مواد گرنا بند ہو جاتا ہے۔

### فالج القوئی

شہد خالص میں تیار کیا ہوا مربہ آملہ ان امراض میں مفید ہے۔

### بالوں کا گرنا

آملوں کو پیس کر بالوں کی جڑوں میں لگائیں اور پانی میں بھگو کر اس کے پانی سے بالوں کو دھوئیں۔ روغن آملہ بالوں کو قوت دیتا ہے اور ان کی سیاہی کو قائم رکھتا ہے ان کو بڑھاتا ہے اور گرنے سے روکتا ہے۔

### امراض قلب

آملہ ضعف قلب اور خفقان کے لئے بے حد مفید ہے اس مقصد کے لئے آملہ کا مربی ایک ایک عدد صبح و شام چاندی کا ورق لپیٹ کر استعمال کریں۔ مربی آملہ دل و دماغ کو بے پناہ قوت دیتا ہے اور فرحت دیتا ہے۔ یہ بہترین غذائے دوائی ہے۔

### اسکروی

وٹامن سی والی تمام سبزیوں اور پھلوں میں آملہ میں سب سے زیادہ وٹامن سی پایا جاتا ہے اسی وجہ سے وٹامن سی کی کمی سے پیدا ہونے والے مرض اسکروی میں مفید رہتا ہے ایک کلو تازہ آملوں میں چھ ہزار یونٹ وٹامن سی ور پانچ سو حرارے ہوتے ہیں وٹامن سی کے علاوہ آملہ میں فولاد کی بھی کچھ مقدار پائی جاتی ہے۔

### اسکروی کی علامات

اس مرض میں مسوڑھے سرخ ہو جاتے ہیں ' پھول جاتے ہیں اور ان سے خون آنا دانت گرنے لگتے ہیں خون کی باریک رگیں کمزور ہو جاتی ہیں جس کی وجہ سے خون آتا ہے اور زخم دیر سے بھرتا ہے ہاتھ پاؤں میں درد رہتا ہے وٹامن سی کی معمولی کمی کی علامات زیادہ نمایاں نہیں ہوتیں لیکن چڑچڑا پن بھوک کی کمی اور وزن کم ہونا اس کی علامات خیال کی جاتی ہیں۔

---

## نبی کی کوئی بات جھوٹی نہیں ہوتی'

**مولانا اللہ وسایا صاحب**

۲۴ جون کی شام بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے منظور کالونی کی جامع مسجد میں ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جب نبی کوئی بات کہہ دیتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ پورا کرتے ہیں اور نبی کی کوئی بات جھوٹی نہیں ہوتی اور جس کی بات جھوٹی ہو وہ نبی نہیں ہو سکتا۔ مولانا نے فرمایا کہ جب ہجرت کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ جانے لگے تو آپ کے تعاقب میں سراقہ بن مالک پہنچا جس کا منشا تھا کہ آپ کو گرفتار کر کے کفار مکہ سے انعام حاصل کرے تو سراقہ اس بات پر قادر نہیں ہو سکا اس کی سواری زمین میں دھنس گئی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سراقہ تو مجھے گرفتار کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں قیصر کسریٰ کے بادشاہ کے سونے کے کنگن تیرے ہاتھوں میں دیکھ رہا ہوں زمانہ گزر گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کا زمانہ تھا قیصر کسریٰ کی فتح ہوئے مال غنیمت آیا وہ کنگن بھی تھے حضرت عمرؓ نے اعلان کیا کہ تم میں کوئی سراقہ ہے تو ایک بوڑھا آدمی آیا کہ مجھے سراقہ کہتے ہیں آپ نے وہ کنگن سراقہ کو دے کر فرمایا سراقہ مرد کے لئے سونا حرام لیکن تو ان کنگنوں کو ہاتھ میں ہلا کر دیکھ کہ نبی کریمؐ نے جو بات فرمائی وہ سچی ہوئی اس کے بعد مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اس کی کوئی پیشن گوئی سچی نہ ہوئی مرزا کا ایک مرید منظور نامی مرزا کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرے بچے کی پیدائش کے دن ہیں دعا کریں کہ لڑکا ہو تو مرزا نے کہا کہ لڑکا ہوگا کچھ دن بعد آیا کہ جناب لڑکی ہوئی تو مرزا کہنے لگا کہ میں نے کب کہا تھا کہ اس وقت ہوگا اب نہیں تو پھر کبھی ہوگا لہٰذا مرزا کی بات جھوٹی ثابت ہوتی ہے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ نبی نہیں ہو سکتا آگے سنئے کچھ عرصہ بعد منظور نامی کی لڑکی فوت ہو گئی پھر بیوی فوت ہو گئی پھر کچھ دن بعد منظور نامی آدمی بھی فوت ہو گیا لیکن لڑکا پیدا نہ ہوا اس جلسہ کا اہتمام مولانا عبدالقیوم نعمانی نے کیا ہوا تھا جلسہ سے کراچی ختم نبوت کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی نے بھی جماعت کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔

---

## مولانا محمد مراد کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت منزل گاہ سکھر کے رہنما مولانا محمد مراد صاحب کی والدہ ماجدہ گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں انا للہ و انا الیہ راجعون مولانا کی والدہ کے انتقال کے غم میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے تمام رہنما اور ادارہ ختم نبوت برابر کے شریک ہیں اور مرحوم کے بلندی درجات کی دعا کرتے ہیں۔

# گوشۂ کتب

تبصرہ کیلئے کتاب کی دو جلدوں کا آنا ضروری ہے

## سرمایۂ درویش

### شاعر ختم نبوت سید امین گیلانی کی نعتوں کا مجموعہ

سید امین گیلانی ۱۹۲۰ء میں موضع زن تارن ضلع امرتسر میں پیدا ہوئے بچپن سے شعر سخن کا شوق تھا حضرت احسان دانش سے کلام کی اصلاح لی۔ گیلانی صاحب کے والد مرحوم پولیس میں ملازم تھے وہ طبیعت کے سخت گیر تھے اور باقی خاندان بھی کوئی ایسا ادبی نہ تھا۔ اس لئے والد صاحب کی طبیعت گیلانی صاحب کی شعر گوئی کے رستے میں آڑے آتی رہی والد مرحوم شعر گوئی کو لہو و لعب تصور کرتے تھے اس لئے گیلانی صاحب کو شعر گوئی کی اجازت دینے پر آمادہ نہ تھے حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ صاحب بخاریؒ کے اصرار پر والد صاحب سے شاعری کی اجازت ملی خوبصورت آواز خوبصورت کلام کی وجہ سے جلد ہی شہرت کی بلندیوں تک پہنچ گئے اور ہندوستان کے مختلف شہروں میں منعقد ہونے والی ادبی مجلسوں کے روح رواں بن گئے۔

ان دنوں تحریک آزادی ہند زوروں پر تھی مجلس احرار اسلام سے وابستہ ہو گئے اور اپنے کلام سے لوگوں کا لہو گرمانے لگے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں بالآخر اپنے ملک کو انگریزوں کی غلامی سے آزاد کروا کے ہی دم لیا۔

بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں رزم کی بات بھی غزل کے پیرایہ میں کرتے ہیں ان کے ہاں مزاحمتی ادب کی فراوانی ہے بہت لکھتے ہیں مگر بے معنی نہیں لکھتے ہر شعر میں کوئی نہ کوئی پیغام دیتے ہیں نظم اور نثر میں یکساں مہارت رکھتے ہیں جس محفل شعر و ادب میں بلائے جاتے ہیں جان محفل بن کر اپنے کلام کو منواتے ہیں ستائش باہمی کی انجمنوں سے دور رہتے ہیں اسی لئے ادب کے ارباب بست و کشاد کی نظروں سے اوجھل ہیں۔

بہت سی کتابوں کے مصنف ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں "دامان خیال" "فنون و حکمت" "امید و یاس" "سوئے مقتل" "آئین جواں مرد" اور "جذبہ بے اختیار" کے علاوہ نثر میں "ہمارے دور کے چند علمائے حق" "مشتاق حرم" "حدیث خواب" اور "عجیب و غریب واقعات" شامل ہیں جمال ہم نشیں اور بخاری کی باتیں زیر طبع ہیں جو عنقریب منصہ شہود پر آ جائیں گی۔

سرمایہ درویش نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے جس کی جلد چھ خوبصورت رنگوں سے مزین ہے اس کو ادارہ السادات فاروقیہ کالونی شرق پور روڈ شیخوپورہ نے شائع کیا ہے اس کتاب کے مرتب سید سلمان گیلانی ہیں سرورق معروف شاعر یوسف مثالی نے ترتیب دیا ہے اس کتاب کی قیمت ۹۰ روپے ہے اور ملنے کا پتہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ہے۔ اس کتاب کا ابتدائیہ حضرت مولانا نفیس الحسینی۔ نفیس رقم نے لکھا ہے چند تعارفی جملے یوسف مثالی صاحب نے بھی لکھے ہیں اس کتاب میں تمام وہ نعتیں اور نظمیں یکجا کی گئی ہیں جو مختلف ادوار میں گیلانی صاحب کہتے رہے ہیں کچھ نعتیں خالصتاً حضور نبی کریمؐ سے عقیدت و محبت کی آئینہ دار ہیں اور کچھ نظمیں مسئلہ ختم نبوت کو اجاگر کرنے کے لئے جمع کی گئی ہیں کل ۷۰ نعتیں و نظمیں ہیں جو ۱۶۰ صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں اس کتاب میں نصف صدی پر محیط کلام کو ایک جگہ پر دیکھا جا سکتا ہے ہمیں امید ہے کہ قارئین کرام اس کتاب سے نہ صرف بھرپور استفادہ کریں گے بلکہ نصف صدی سے فضائوں میں گونجتی ہوئی اس آواز کو اپنے پاس محفوظ کر لیں گے سرمایہ درویش سے لئے گئے چند اشعار پیش خدمت ہیں۔

کیا خوب ہو کیا خوب ہو ' کیا خوب ہو کیا خوب
آقا کا ہو روضہ ' میری پلکوں کا ہو جاروب
سو بار میں کہتا ہوں جو ہیں آپ کے منکر
معتوب ہیں ' معتوب ہیں ' معتوب ہیں معتوب

بجز اللہ کوئی بھی عبادت کے نہیں لائق
پتہ دیتے ہیں یہ ہم کو سجود ان کے قیام ان کا
بباطن واقعی وہ مومنوں کے دل میں رہتے ہیں
بظاہر ہے اگرچہ سبز گنبد میں قیام ان کا
جو لذت آشنائے شوق ہیں یہ راز سمجھیں گے
مزے لے لے کے گیلانی میں کیوں لیتا ہوں نام ان کا

ہم میں جو وطن کا دشمن ہو ' سر اس کا جدا تن سے کردو
للہ خبر لو ان کی ' جو ربوہ میں خلافت کرتے ہیں

رسول اللہ کی عزت کی خاطر اہل ایمان کو
گریباں چاک کر کے گولیاں کھانا بھی آتا ہے

## نماز اور سو شہیدوں کا ثواب

### از: حافظ غلام رسول

| | | | |
|---|---|---|---|
| مرتب | حافظ غلام رسول | صفحات | ۸۰ |

ہدیہ فی سبیل اللہ

ملنے کا پتہ دار العلوم عزیزیہ نقشبندیہ معصوری ضلع ڈیرہ غازیخان ' و مسجد عمر فاروق لانگ لائف ہاؤسز بلاک نمبر ے گلستان جوہر کراچی

آقائے نامدار رحمۃ اللعلمین سید المرسلین جناب رسولؐ کی ہر ہر ادا ' ہر ہر عمل دارین کی سعادتوں کا ضامن ہے۔ حافظ غلام رسول کی یہ کتاب اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ مسلمان آقائے نامدار کی سنتوں کو اپنا کر دونوں جہاں کی کامیابیاں حاصل کریں اعمال میں سب سے بڑا عمل نماز ہے اس لئے اس کتاب میں نماز سے متعلق تقریباً" تمام مسائل و احکام اختصاراً" مگر جامع طریق پر آئے ہیں۔

(۲) اس کتاب میں مرتب نے چند تاریخی ورق بھی درج کئے ہیں جو کہ آج کے دور میں ایک ہونہار طالب علم کے لئے بہت ضروری ہیں ان اوراق میں جن ہستیوں کا ذکر مبارک ہو ان میں سب سے پہلے آپؐ آپ کے بعد امہات المومنین و بنات النبیؐ و صحابہ کرامؓ و خلفاء الراشدین کے حالات نہایت ہی اختصار کے ساتھ مگر جامع انداز میں بیان کئے گئے۔

(۳) سرورق کے بعد امام اعظم ابو حنیفہؒ کے تلامذہ کبار کے اسماء گرامی ایک شجرہ نما نقشہ میں پیش کئے گئے ہیں آخر میں چہل حدیث بھی درج کی گئی ہیں گویا اس کتاب کا آغاز و اختتام قرآن و حدیث ہے اللہ تعالٰی اس خدمت کو انتہائی قبول فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ جزوقتی قرآنی تعلیم کے مدرسوں میں اس کتاب کا پڑھایا جانا از حد ضروری ہے۔

## قادیانیت کا سیاسی تجزیہ

### از: صاحبزادہ طارق محمود

| | |
|---|---|
| مصنف | صاحبزادہ طارق محمود |
| صفحات | ۹۷۶ |
| قیمت | ۳۰۰ روپے |
| سن اشاعت | ۱۹۹۴ء |
| تقاریظ | جناب راجہ محمد ظفر الحق سکریٹری جنرل موتمر عالم اسلامی |

جناب شفیق مرزا صاحب روزنامہ جنگ ' جناب

پروفیسر محمد طاہر

منگوانے کا پتہ مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتانی فون نمبر۷۸۰۹۴

حال ہی میں منظر عام پر آنے والی تصنیف "قادیانیت کا سیاسی تجزیہ" مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما مولانا تاج محمود مرحوم کے فرزند صاحبزادہ طارق محمود کی مخلصانہ کاوش اور شبانہ روز محنت کا ثمر ہے تردید مرزائیت کے ضمن میں قادیانی تحریک کے مذہبی عقائد پر بے شمار کتابیں شائع ہو چکی ہیں لیکن قادیانیت کے سیاسی احتساب پر یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے اس میں شک نہیں کہ قادیانیت ایک سیاسی تحریک کا نام ہے جسے برطانوی سامراج نے اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لئے پیدا کیا اور پروان چڑھایا تھا برصغیر پاک و ہند کی تقسیم سے قبل اور بعد میں قادیانی جماعت نے مذہب کی آڑ میں سیاسی ناٹک رچایا۔ مسلسل سازشوں، ریشہ دوانیوں، عیاری، مکاری، فریب کاری اور تخریب کاری کے ذریعہ عالم اسلام کو کمزور کرنے اور انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما صاحبزادہ طارق محمود مبارک کے مستحق ہیں کہ انہوں نے قادیانی فتنہ کی حقیقی نوعیت کو بے نقاب کرتے ہوئے اس تحریک کی سیاسی تاریخ کا مکمل تجزیاتی جائزہ پیش کیا ہے اس لحاظ سے صاحبزادہ طارق محمود کی یہ کتاب قادیانی فتنہ کے سیاسی احتساب پر قلمی صراحت کا بہترین شاہکار ہے۔

قادیانیت کا سیاسی تجزیہ کی پہلی جلد پانچ ابواب پر مشتمل ہے مصنف نے باب اول میں ڈھول کا پول کے عنوان سے ۱۹۰۸ء سے لے کر ۱۹۹۰ء تک سن وار قادیانی تحریک کے سیاسی نشیب و فراز، مدو جزر، اور کردار کو قادیانی تحریروں اور حوالہ جات کے آئینہ میں پیش کر کے قادیانیت کا مکروہ چہرہ بے نقاب کیا ہے اسی باب میں اسلام اور قادیانیت کے عنوان سے قادیانی کتب اور قادیانی رہنماؤں کے بیانات سے ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام اور قادیانیت دو الگ مذہب ہیں مسلمانوں اور قادیانیوں کے درمیان تفریق قطعی علیحدگی اور الگ الگ امت کی بنیاد خود مرزا غلام احمد قادیانی نے رکھی۔ قادیانیوں نے اپنے آپ کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ پہلے خود کیا تھا۔

دوسرے باب میں فتنہ مرزائیت کے بانی منشی غلام احمد قادیانی کی مسیحی سے لے کر نبوت تک کی تمام داستان کو تفصیلاً "قلم بند کیا گیا ہے مصنف نے مرزا غلام احمد قادیانی کی لکھی ہوئی کتابوں اور تحریروں سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کی پوری تحریک اور اس کے مشن کا مرکز و محور دو چیزیں تھیں۔ ○ تنسیخ جہاد۔ ○ اطاعت برطانیہ۔

انہی دو مقاصد کے حصول کی خاطر مرزا قادیانی نے مختلف دعاؤں کا ڈھونگ رچایا چونکہ تنسیخ جہاد کا اعلان کوئی معمولی بات نہ تھی اس لئے جہاد جیسی افضل و اعلیٰ عبادت کو حرام قرار دینے اور الہامی سند مہیا کرنے کے لئے مرزا صاحب نے باقاعدہ نبوت کا دعویٰ بھی کیا اس باب میں وہ تمام حوالہ جات جمع کر دیئے گئے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، ان کے آباؤ اجداد، اور خاندان برطانوی سامراج کا سے لیس، ٹوڈی اور ایجنٹ تھے تیسرے باب میں مرزائیت کے دوسرے دور کی تاریخ بیان کی گئی ہے یہی وہ دور ہے جب قادیانی جماعت کے اندر سے اس بات کا اعتراف کیا گیا کہ قادیان "پولیٹکل مرکز" بن گیا ہے اور یہ جماعت اپنی ہی سیاسی جماعت بن گئی ہے اسی دور میں یہودیوں کے ساتھ روابط کی بنیاد رکھی گئی اسرائیل میں قادیانیوں کو داخل کیا گیا ان کے مشن اور مراکز قائم کئے گئے تاکہ قادیانی تاج برطانیہ کے لئے عالم اسلام اور بالخصوص عربوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپ سکیں مصنف نے اسرائیل قادیانی مشن کے حوالہ سے بعض سنسنی خیز انکشافات کئے ہیں امتناع قادیانیت آرڈی نینس کے موقع پر جب بعض فلسطینی تنظیموں نے صدر جنرل محمد ضیاء الحق کو مبارک باد کے ٹیلی گرافز بھیجے تو اس میں بتایا گیا کہ اسرائیل کے مختلف حساس اداروں اور فوج میں قادیانی باقاعدہ موجود ہیں حیرت کی بات یہ کہ اسرائیل کی پارلیمنٹ میں اسرائیل کے دوستوں کی جو تصاویر لگی ہوئی ہیں ان میں مرزا قادیانی اور بہائی فرقہ کے سربراہ کی تصاویر بھی موجود ہیں یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ قادیانی یہودیوں اور اسرائیل کے آلہ کار اور ایجنٹ ہیں۔ چوتھے باب میں برصغیر پاک و ہند کی تقسیم میں قادیانی جماعت اور سر ظفر اللہ خان کے بھیانک کردار کو بے نقاب کیا گیا ہے اس باب میں مختلف حوالہ جات کے ذریعہ ظفر اللہ خان کی خارجہ پالیسی پر بحث کی گئی ہے کہ کس طرح ان کے دور وزارت میں پاکستانی سفارت خانوں کو مرزائیت کے تبلیغی اڈوں کی صورت میں استعمال کیا گیا۔ اس باب کے آخر میں سامراج کا ٹٹو بمقابلہ ذوالفقار علی بھٹو کے عنوان سے سر ظفر اللہ اور ذوالفقار علی بھٹو کی وزارت خارجہ کا موازنہ کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں سلامتی کونسل میں بھٹو مرحوم کی تاریخی تقریر کا مکمل متن بھی دیا گیا ہے پانچویں باب میں قیام پاکستان کے بعد ملک کے اقتصادی سیاسی اور جمہوری ڈھانچے کو متزلزل کرنے میں قادیانی جماعت اور ان کے رہنماؤں ظفر اللہ خان اور ایم ایم احمد کے کردار کو زیر بحث لایا گیا ہے پاکستان کے پہلے وزیر اعظم کے قتل کے ضمن میں انتہائی نادر حوالہ جات کو جمع کر کے مصنف نے قادیانی جماعت کو لیاقت علی خان کے قتل کا مورد الزام ٹھہرایا ہے کیونکہ لیاقت علی خان ظفر اللہ خان کو اپنی کابینہ سے نکالنے کا اعلان کرنے والے تھے ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت کے پس منظر میں ان تمام حقائق کو منظر عام پر لا کر مصنف نے اہم فریضہ سرانجام دیا ہے کیونکہ قادیانی جرنیلوں نے ایک سازش کے تحت ۱۹۶۵ء کی جنگ کا پلان تیار کیا تھا وہ پاکستان کو گنوا کر قادیان کو حاصل کرنا چاہتے تھے تاکہ ان کے بانی جماعت کی پیشن گوئی کو شرمندہ تعبیر کیا جا سکے اس باب میں ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب و حقائق پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے کتاب کے آخر میں بعض نادر دستاویزات، قادیانی جماعت کا میمورنڈم اور قادیانی افسران کی سول سروسز اور مسلح افواج میں تعداد کی تفصیل کو پہلی بار حوالہ جات کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

"قادیانیت کا سیاسی تجزیہ" کتاب کی بنیادی خوبی یہ ہے کہ اسے روایتی انداز سے ہٹ کر دور جدید کے تقاضوں کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ ایک کہنہ مشق صحافی اور ادیب ہونے کی حیثیت سے صاحبزادہ طارق محمود نے قادیانی تحریک اور اس کے تاریخی پس منظر اور اس کے عقائد و عزائم کو بے نقاب کرنے میں اپنی قلم کی ضرب کے علاوہ قادیانی کتب، رسائل جرائد پمفلٹوں اور آرگن اخباروں کے حوالہ جات ایسے انداز میں پیش کئے ہیں کہ کتاب مرزائیت کے سیاسی احتساب کا انسائیکلوپیڈیا دکھائی دیتی ہے کتاب مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کے زیر اہتمام شائع کی گئی ہے سفید کاغذ، کمپیوٹر کتابت، مضبوط جلد کے علاوہ لیمینیشن شدہ گرد پوش سے رنگا جاذب نظر ٹائٹل قاری کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ کتاب میں قادیانیت کے بجائے کادیانیت کثرت سے استعمال کیا گیا ہے سر آغاز اس کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے یہ ایک ایسی تاریخی تحقیقی دستاویز ہے۔ جس کا مدتوں انتظار تھا صاحبزادہ طارق محمود مبارک باد اور تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے الیاس برنی کی یاد زندہ کر دی اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے اور مقبول عام بنائے۔ (آمین) ••

## ۱۹۹۴ء اگست کو لندن میں ختم نبوت کانفرنس قادیانیوں کیلئے ایٹم بم زیادہ خطرناک ثابت ہوگی، حکیم قاری محمد یونس

گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی مجلس شوریٰ کے ممبر حکیم قاری محمد یونس نقشبندی مجددی جو آج کل لندن کے دورہ پر ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی کو فون پر بتایا کہ ۱۴ اگست ۱۹۹۴ء کو کانفرنس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام ہو رہی ہے گزشتہ سالوں کی طرح نہایت کامیاب ہو گی اور قادیانیوں کے لئے ایک ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ثابت ہوگی حکیم قاری محمد یونس صاحب نے مزید بتایا کہ انگلینڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا کام بہت اچھا ہو رہا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ذریت اور نام نہاد خلیفہ مرزا طاہر احمد ختم نبوت کے کام کی کامیابی سے انتہائی پریشان۔ حکیم صاحب نے مزید کہا کہ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قادیانیوں کا نام نشان اس دنیا سے ختم ہو جائے گا اور آنے والے زمانے میں نشان بھی نہیں ملے گا۔ انشاء اللہ ••

## مولانا محمد علی صدیقی کا مولانا محمد مراد سے اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور فاروقی نے مولانا محمد مراد صاحب سے ان کی والدہ مرحومہ کے بارے میں ایک خط کے ذریعہ اظہار تعزیت کیا اور دعا کی کہ اللہ رب العزت مولانا کی والدہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے۔ آمین

## ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان پر ہر حال میں ضروری ہے' مولانا عزیز الرحمان جالندھری

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت عزیز الرحمان جالندھری مدظلہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی حفاظت ہر مسلمان پر ہر حال میں ضروری ہے اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں۔ یہ باتیں مولانا عزیز الرحمان جالندھری نے ۱۴ جون کو دفتر ختم نبوت کراچی میں دفتر کے ساتھیوں سے ایک ملاقات میں کہیں مولانا نے اس بات پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ ختم نبوت کے مشن پر کام کرتے ہوئے ہمارے رفقاء نے وقت نہیں دیکھا چوبیں گھنٹے مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت کی خاطر صرف کر دیئے وہ اس لئے کہ ان حضرات کو انشراح صدر ہو چکا تھا کہ قیامت کے روز ہماری کامیابی ہی اس کام پر ہو گی اس سلسلہ میں تو اکثر اکابرین ختم نبوت کا آخری وقت ہی حفاظت ختم نبوت پر ہوا مولانا نے فرمایا کہ ہماری نجات کے لئے بھی فقط یہ ہی راستہ ہے کہ ہم ہمہ وقت اپنا تحفظ ختم نبوت پر صرف کر دیں۔

## حضرت مولانا عزیز الرحمان جالندھری مدظلہ العالی کا دورہ کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمان جالندھری ۱۴ جون ۹۴ء بروز منگل کو ایک دن کے دورہ پر شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مولانا احمد میاں حمادی کے ہمراہ کراچی دفتر ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پہنچے دفتر پہنچنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد علی صدیقی' مولانا محمد انور فاروقی' مولانا حافظ محمد حنیف صاحب' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا جمیل خان اور دیگر ہفت روزہ ختم نبوت کے اراکین نے مولانا کا استقبال کیا مولانا نے تمام دن دفتر کراچی میں قیام کیا جہاں عالمی مجلس تحفظ نبوت کے نائب امیر اول حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ سے مختلف امور پر بات چیت کی مولانا شام کو سکھر کے لئے روانہ ہوں گے جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے رہنما مولانا محمد مراد صاحب منزل گاہ والوں سے ان کی والدہ کی وفات پر اظہار تعزیت کریں گے۔

## خبریں رپورٹ

## اخبارِ ختمِ نبوت

## مولانا فقیر محمد کی سکریٹری اری گیشن کو یادداشت

فیصل آباد..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گزشتہ روز فیصل آباد میں سکریٹری اری گیسن پنجاب ریاض احمد خان سے ملاقات کر کے ایک یادداشت پیش کی جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ قادیانی کی تبلیغ کرنے والے خطرناک قادیانی غیر مسلم مرتد اختر چیمہ اسسنٹ لینڈ ریکلیمیشن آفیسر محکمہ انہار گریڈ ۱۶ کا تبادلہ دوبارہ فیصل آباد کرنے پر نظر ثانی کر کے اس کو فوری فیصل آباد سے تبدیل کیا جائے اور سرکاری کوٹھی سی ۴ جس پر اس قادیانی نے چھ سال سے غیر قانونی قبضہ کر رکھا ہی جس میں اس قادیانی نے قادیانی عبادت گاہ' قادیانی لائبریری اور تربیت گاہ بنائی ہوئے ہے۔ فوری خالی کرا کر گریڈ ۱۸ کے ایڈمن آفیسر کو دی جائے۔

## قادیانی ربوہ میں کھیلوں کے نام پر قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں' حکومت پابندی لگائے

فیصل آباد...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعظم پاکستان اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کے تحت قادیانی تبلیغ پر پابندی کے تحت ربوہ میں قادیانیوں کی کھیلوں پر پابندی کے پیش نظر سرکاری طور پر آٹھ ڈویژنوں کے مسلمان کھلاڑیوں کے درمیان ربوہ میں ۱۷۔۱۸ مئی کو تیراکی کے مقابلے کرانے کی تحقیقات کرائی جائے اور اسپورٹس آفیسر ڈویژنل فیصل آباد کو معطل اور صوبائی اسپورٹس بورڈ کے ڈائریکٹر جنرل اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کی طرف سے ربوہ میں کھیلوں کے ٹورنامنٹ کرانے پر پابندی ہے کیونکہ وہ مسلمان کھلاڑیوں کو قادیانی مذہب کی تبلیغ کرکے اور لٹریچر فراہم کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں جب کہ سرکاری طور پر مسلمان کھلاڑیوں کو ربوہ نہیں لے جایا جا سکتا جب کہ تیراکی کے مقابلے ربوہ میں کرانے کی سازش ڈویژنل اسپورٹس آفیسر فیصل آباد اور ربوہ کے قادیانیوں کے درمیان ہے مقام افسوس ہے کہ مسلمان کھلاڑیوں کو قادیانیوں کے وار ضیافت میں ٹھہرایا گیا وہاں قادیانی لٹریچر بھی رکھا گیا تھا جس پر قادیانیوں اور ڈی سی او کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ بی اور ۱۰۹ ت پ کے تحت مقدمات چلائے جائیں۔

## فیصل آباد میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے

فیصل آباد ........ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے صدر پاکستان اور گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ فیصل آباد شہر میں قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اسلام دشمنی اور غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے سخت کارروائی کی جائے اور جی ٹی ایس چوک کے ساتھ محکمے انہار کی سرکاری کوٹھی نمبر تین چار پر ایک قادیانی غیر مسلم اختر چیمہ کا ناجائز قبضہ فوراً" ختم کرایا جائے اور سرکاری کوٹھی کو قادیانی تربیت گاہ اور عبادت کے طور پر استعمال کرنے پر اس خطرناک قادیانی کے خلاف سخت کارروائی کی جائے انہوں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ سعود آباد میں ایک غیر قانونی قادیانی عبادت گاہ مزارہ کو بند نہیں کرایا گیا ہے اور نہ ہی فیکٹری ایریا لال مل کے نزدیک باغ والی مل میں قادیانی عبادت گاہ کو بند کرایا گیا ہے علاقہ پولیس قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے فیصل آباد شہر میں قادیانی غیر مسلموں کی غیر قانونی اسلام دشمن سرگرمیاں اس لئے بڑھ گئی ہیں کہ قادیانی ڈی ایس پی حمید اللہ قریشی اور ایڈیشنل ڈائریکٹر اینٹی کرپشن فیصل آباد طاہر عارف قادیانی مرزائیوں کی سرپرستی کر رہے ہیں اور راجہ عطا اللہ ڈی ایف او کو تبدیل نہیں کیا گیا اور احتجاج کے باوجود اختر حسین قادیانی انہار کو دوبارہ لگا دیا گیا ہے۔

## قادیانی رشید اعوان کا تبادلہ بہاولپور نہ کیا جائے

فیصل آباد .......... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے وزیر اعلیٰ پنجاب وزیر تعلیم اور ڈائریکٹر اسٹاف ڈیویلپمنٹ وحدت کالونی لاہور سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں بند کرنے کے لئے قادیانی غیر مسلم مرتد رشید اعوان کو ایلیمنٹری ٹیچر ٹریننگ کالج بہاول پور تبدیل نہ کیا جائے اور اس سیٹ پر کسی مسلمان کو تعینات کیا جائے انہوں نے کہا کہ یہ خطرناک قادیانی بہاولپور تبادلہ کرانا چاہتا تھا مگر اس کالج کا مسلمان پرنسپل اسے لینے پر تیار نہ تھا جس پر اس قادیانی نے اس مسلمان پرنسپل کا تبادلہ کرا دیا اور نئے پرنسپل سے این او سی لے لیا انہوں نے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ حکام سے کہا ہے کہ وہ قادیانیوں کی سرپرستی ختم کر دیں ورنہ سخت احتجاجی مہم چلائی جائے گی انہوں نے عذرا خاتون اور احمد بشیر سے بھی مطالبہ کیا ہے کہ اس قادیانی رشید اعوان کو بہاولپور کالج میں کسی صورت بھی تعینات نہ کیا جائے۔

## جمشید روڈ کراچی کے قادیانی مربی کا فرار

رپورٹ: محمد طارق جمشید روڈ کراچی

گزشتہ کئی دنوں سے قادیانیوں کے ایک مربی جو مارٹن کوارٹر جمشید روڈ کے علاقہ میں رہتا تھا، وہاں کے مسلمان نوجوانوں کو قادیانیت کی تبلیغ اور ڈش انٹینا پر مرزا طاہر کی تقریر سنانے کی دعوت دے رہا تھا بالآخر وہاں کے نوجوان ساتھیوں نے اس سے بحث کا پروگرام بنایا۔ جمعہ المبارک یکم ذی الحج کو بعد نماز عشاء کا وقت رکھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی دفتر میں اطلاع دی گئی تو موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی ہفت روزہ ختم نبوت کے مینیجر رانا محمد انور صاحب وہاں موقع پر پہنچے مولانا عبدالحکیم صاحب اور دیگر مسلمان نوجوان منتظر تھے نماز عشاء ادا کرنے کے بعد ایک مکان میں قادیانیوں کا مربی اپنے دو ساتھیوں سمیت آیا تو پہلے مولانا محمد علی صدیقی نے مولانا عبدالحکیم اور نوجوان ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ یہ نہ بتانا کہ دفتر ختم نبوت سے ہم نے مبلغ بلائے ہیں اور اگر ان کو اس بات کا علم ہو گیا تو آئے بھی نہیں آئیں گے۔ بہرحال ساتھیوں نے تمام پروگرام بہت احسن انداز سے کیا اور بعد نماز عشاء قادیانیوں کے مربی سے بات شروع ہوئی تو مولانا محمد علی صدیقی نے کہا قادیانی مربی سے کہ آپ کس کس موضوع پر بات کریں گے تو اس نے جواب دیا کہ ہم مرزا قادیانی کو مامور من اللہ کہتے ہیں اس موضوع پر بات کریں گے تو مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ کوئی اور موضوع بھی ہے پھر مرزا کے بارے میں تو وہ کہنے لگے ہم مرزا کو مہدی مانتے ہیں اس پر بات بھی ہو گی۔ مولانا نے کہا کیا کوئی اور موضوع ہے؟ تو کہنے لگے ہم مرزا کو مسیح موعود مانتے ہیں اس پر بات ہو گی تو مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے کہا کہ تمام باتیں لکھ لو۔ ایک ساتھی نے باتیں لکھیں کہ اس وقت موضوع یہ ہو گا جس پر بات کی جائے گی۔ قادیانیوں کی طرف سے مرزا مہدی تھا، مسیح تھا، مامور من اللہ تھا۔ اس دوران ساتھیوں نے اس گفتگو کو ریکارڈ کرنے کا پروگرام بنایا تو قادیانی مربی نے انکار کر دیا کہ ہم گفتگو ریکارڈ نہیں ہونے دیں گے اگر آپ نے ریکارڈ کرنی ہے تو ہم بات نہیں کریں گے۔ مولانا عبدالحکیم نے فرمایا کہ لیکن کیوں ریکارڈ کرنے میں کیا حرج ہے؟ تو کہنے لگے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت والوں نے حکومت سے قانون منظور کرایا ہوا ہے کہ جس کا نام ۲۹۸ سی ہے۔ اگر ہماری بات ریکارڈ ہو گئی تو وہ ہم پر کیس کر دیں گے لہٰذا گفتگو ریکارڈ نہیں ہو گی۔ مولانا محمد علی صدیقی نے اسے یقین دلایا کہ آپ بے فکر رہیں اس ریکارڈ پر آپ کے خلاف کوئی ایکشن نہیں ہو گا لیکن قادیانی مربی راہ فرار اختیار کرنے لگا اور اٹھ کر جانے لگا بہرحال ریکارڈ کا پروگرام منسوخ ہو گیا۔ اب بات شروع ہوئی تو قادیانی مربی کہنے لگا کہ مرزا مامور من اللہ ہے اس موضوع پر بات کریں اور قرآن کو پہلے لیکن پھر حدیث کو پھر آگے چلیں گے تو مولانا محمد علی صدیقی نے نے کہا کہ نہیں پہلے مرزا کی ذات پر بحث کریں گے جس کو آپ مہدی مسیح موعود مامور من اللہ مانتے ہیں آیا وہ آپ کے شریف آدمی بھی ثابت ہو سکتا ہے یا نہیں اور ہماری طرف سے بات کا آغاز کذاب مرزا ہو گا اور ہم تمہاری کتابوں سے ثابت کریں گے کہ مرزا مہدی، مسیح موعود، مامور من اللہ تو ایک طرف ہے، وہ ایک شریف انسان بھی نہیں تھا قادیانی مربی کہنے لگا کہ ایک اور موضوع بھی ہو گا مولانا صدیقی نے کہا کہ لکھ لو تو قادیانی مربی کہنے لگا کہ موضوع اجرائے نبوت کہ نبوت ختم نہیں ہوئی ابھی جاری ہے تو مولانا عبدالحکیم صاحب مولانا علاقہ کے خطیب تھے انہوں نے فرمایا کہ نبوت دو گے کس کو تو قادیانی مربی کہنے لگا کہ وہ ہم مرزا کو دیں گے تو مولانا عبدالحکیم صاحب نے فرمایا کہ تو اس کے لئے پہلے مرزا کی ذات پر بحث کرنی ہو گی کہ مرزا اس قابل بھی تھا کہ اس کو منصب نبوت سونپا جائے کیونکہ بالفرض و المحال آپ ثابت کر دیں کہ نبوت جاری ہے تو یہ تاج رکھیں گے کس کے سر پر تو وہ کہنے لگے مرزا کے تو مولانا صدیقی صاحب نے کہا کہ اسی لئے مرزا کی ذات پر پہلے بحث ہو جائے تاکہ تمام دوستوں کو معلوم ہو جائے کہ مرزا اس قابل تھا بھی۔ اسی دوران قادیانی مربی نے مولانا صدیقی سے پوچھا کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں تو جب مولانا صدیقی نے بتایا کہ میں ختم نبوت کراچی کا مبلغ ہوں پھر بس کیا تھا قادیانی مربی کا ایک رنگ آئے اور ایک جائے حواس باختہ ہو گیا کہنے لگا میں آپ سے بات نہیں کرنا چاہتا

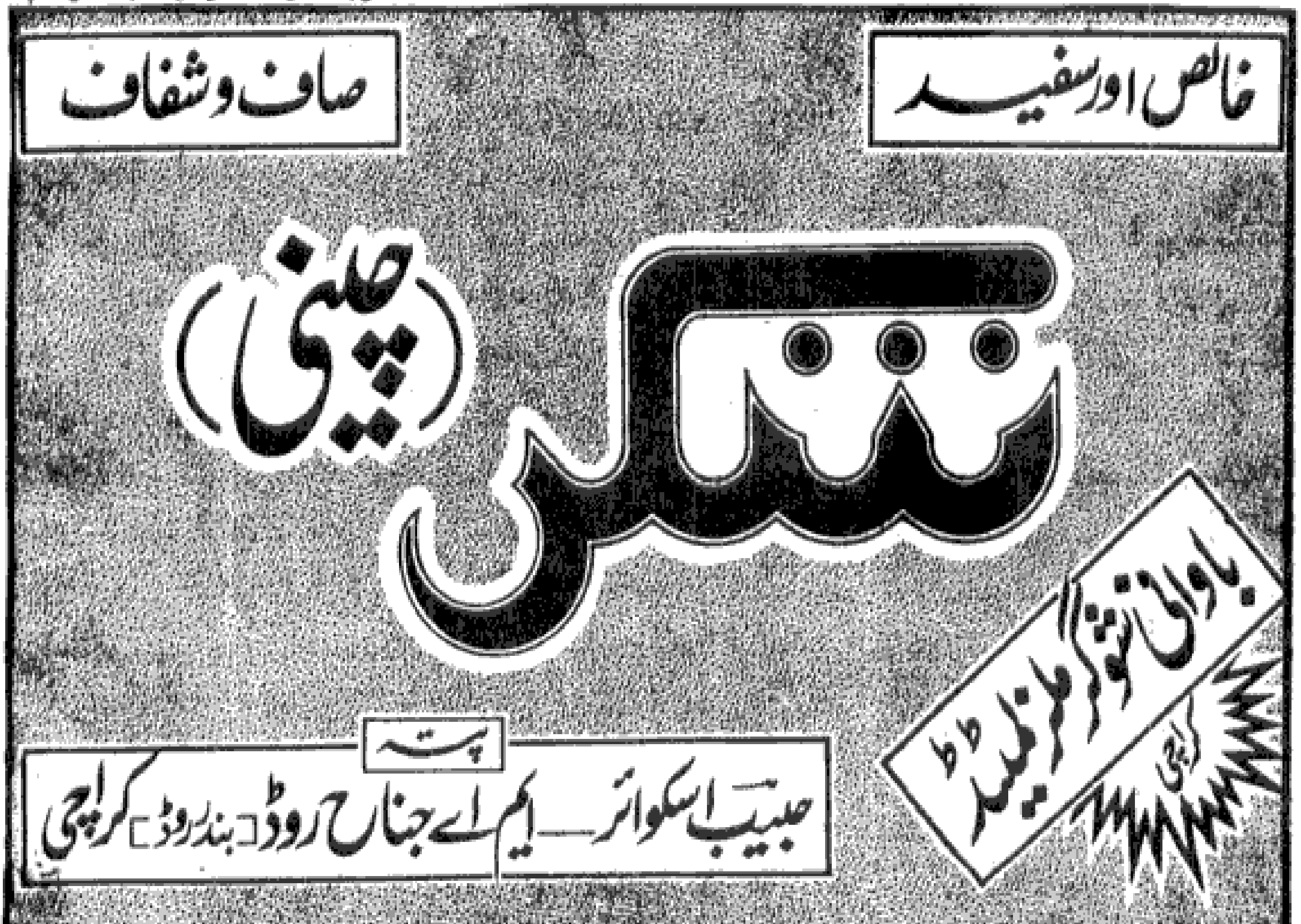

آپ تو وہ لوگ ہیں جو ہمیں ۲۹۸ سی کے کیس میں پھنسا دیتے ہیں اور ہم عدالتوں میں گڑگڑاتے کھاتے رہتے ہیں۔ اس پر رانا محمد انور نے کہا کہ آپ اس قانون کو چیلنج کیوں نہیں کرتے تو قادیانی مربی کہنے لگا کہ ہم نے بس اللہ کی عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا ہے تو مولانا محمد علی صدیقی نے فوری طور پر کہا کہ اب تو سپریم کورٹ میں آپ حضرات نے ڈیڑھ سو صفحات کی درخواست نظرثانی کی دی ہوئی ہے وہ خدائی عدالت ہے۔ سندھ ہائی کورٹ میں قادیانیوں کی طرف سے مولانا احمد میاں حمادی راجہ حق نواز ایڈووکیٹ کے خلاف مقدمہ کیا ہوا ہے سندھ ہائی کورٹ اللہ تعالیٰ کی عدالت ہے تو اس پر قادیانی مربی حواس باختہ ہو کر کہتا ہے کہ مجھے علم نہیں۔ جب قادیانی تمام زچ ہو گئے تو قادیانی مربی کہنے لگا کہ بحث کا یوں فائدہ نہ ہو گا جب تک کوئی ثالث نہ ہو اس پر مولانا محمد علی صدیقی نے کہا کہ ان میں سے ایک کو ثالث مقرر کر لیتے ہیں تو قادیانی مربی کہنے لگا نہیں بحث پھر کریں گے جب ثالث مقرر ہو گا اور میں اتوار کی شام کو آپ کو بتلاؤں گا کہ بحث کرنی ہے یا نہیں تو اس پر مولانا صدیقی نے کہا کہ بات یہ نہیں اگر بحث کرو گے تو ٹھیک اور فرار ہو جاؤ گے اور یقیناً" تم فرار ہو جاؤ گے پھر یاد رکھو ہمارے کسی مسلمان کو قادیانیت کی اگر تبلیغ کی تو حشر یہ ہو گا وہ پھر تمہاری نسلیں بھی یاد رکھیں گی اس پر مولانا عبدالحکیم صاحب نے ایک اور بات کی کہ پھر آپ نے عبادت گاہ کی جو مسجد کی شکل پر ہے "باقی نہیں رہے گی کیونکہ مسجد مسلمانوں کا شعار ہے قادیانیوں کا نہیں اسی دوران وہ ساتھی بول اٹھا جس کو تبلیغ کرتا تھی کہ جناب آپ تو ابھی کہہ رہے ہیں کہ مرزا کو ہم مہدی مسیح موعود مامور من اللہ مانتے ہیں لیکن مجھے تو آپ نے کہا تھا کہ مرزا صاحب نبی ہیں اور ان کو نبوت ملی بس پھر کیا تھا قادیانی مربی کا ایک رنگ آیا تھا اور ایک جا رہا تھا کوئی بات منہ سے صحیح نہیں نکل رہی تھی۔ تو اس پر مولانا صدیقی نے ساتھیوں کو بتایا کہ مرزا کو یہ نبی مانتے ہیں اور نبی شاعر نہیں ہوتا مرزا شعر بھی کہتا تھا

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

تو قادیانی کہنے لگا کہ جناب یہ تو مرزا صاحب کی عاجزی ہے تو مولانا صدیقی نے کہا کہ آپ سرعام مرزا صاحب کی اس عاجزی والے شعر کو پڑھا کریں اور لوگوں کو سنائیں کہ ہمارا پیشوا اس طرح کے عاجزانہ شعر کہتا تھا اسی دوران گفتگو رانا محمد انور نے کہا کہ جس آدمی کا یہ حال ہو کہ اسے پانچ اور پچاس کا فرق معلوم ہی نہیں۔ پچاس کتابوں کے لکھنے کا اعلان کرتا ہے اور پانچ لکھ لیتا ہے۔ کہ پچاس اور پانچ میں نقطے کا فرق ہے لہٰذا وعدہ پورا ہوا حالانکہ پہلے پچاس کتابوں کی قیمت وصول کر چکا تھا۔ تو قادیانی مربی کہنے لگا دراصل مرزا صاحب نے پچاس ہملفٹ لکھنے کا وعدہ کیا تھا جس میں تین سو دلائل اسلام کے ہوں گے تو وہ پانچ میں مکمل ہو گئے لہٰذا اس کی ضرورت نہیں رہی تو مولانا صدیقی صاحب کہنے لگے ماشاء اللہ آپ کو کتابوں اور ہملفٹ کے فرق معلوم نہیں کہ کتاب کیا ہوتی ہے اور پمفلٹ کیا اس پر تمام ساتھیوں نے قہقہ لگایا اور قادیانی مربی کے ساتھی اپنے رہنما کی طرف دیکھ رہے تھے کہ یہ کیا کہہ رہا ہے اور مولانا صدیقی اس کو بار بار کہہ رہے تھے کہ کتاب اور پمفلٹ کا فرق آپ کو معلوم نہیں تو کسی سے معلوم کر کے آئیں اس وقت قادیانیوں کا حال برا تھا اور اب وہ فرار ہونے کا سوچ رہے تھے بہرحال جان چھڑاتے ہوئے کہا کہ ہم اتوار کو فائنل بات بتائیں گے کہ بات کرتے ہیں یا نہیں کمرہ سے ایسے نکلے جیسے ان کے تعاقب میں کوئی لگا ہوا ہو جب وہ نکل رہے تھے تو تھوڑی دیر بعد ایک ساتھی ان میں سے جس کو تبلیغ کر رہے تھے کہنے لگا مولانا صدیقی مولانا عبدالحکیم اور رانا انور کو کہ آپ کو ایک بات اور بتاؤں جو ابھی معلوم ہوئی۔ مولانا صدیقی نے کہا کیا؟ کہنے لگا کہ قادیانی مربی سے بدبو آ رہی تھی مولانا صدیقی نے کہا کہ یہ کفر کی بدبو تھی اس کے بعد میں مولانا صدیقی نے تمام ساتھیوں کو کہا کہ اب یہ نہیں آئیں گے بس آپ اب ان کا دائرہ تنگ کر دیں تمام ساتھیوں نے مولانا صدیقی سے وعدہ کیا کہ ہم اب مطمئن ہو گئے قادیانی ایک جھوٹا مذہب ہے اور اسلام کے خلاف ایک ناسور ہے ہم اس کے تعاقب میں اپنی تمام تر صلاحیتیں استعمال کریں گے۔ بہرحال وہی ہوا جو ہونا تھا قادیانی مربی نے مولانا عبدالحکیم کو پیغام روانہ کیا کہ میں بات نہیں کرتا آپ ہمارے وکیل ہیں بیک ان سے بات کریں مولانا عبدالحکیم نے فرمایا کہ ہم تو مرزا طاہر سے بات کرنے کو تیار ہیں آپ ان کو لائیں تو صحیح بہرحال قادیانیوں کے فرار کے بعد جمشید روڈ کے مسلمان ساتھیوں میں ایک ہمت پیدا ہو گئی ہے اور انہوں نے عہد کیا ہے کہ ہم اپنے علاقہ میں کسی طرح بھی قادیانیوں کی تبلیغ نہیں ہونے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دین عطا فرمائے۔ آمین

## آہ مولانا سید فضل الرحمان احرار

### مولانا محمد علی صدیقی کراچی

جماعتی احباب کو انتہائی افسوس کے ساتھ اطلاع دی جا رہی ہے کہ خطیب احرار حضرت مولانا سید فضل الرحمان اور احرار سانوالی والے گزشتہ دنوں انتقال فرما گئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے کاروان احرار اسلام کے رضاکار اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے رہنما تھے انگریز کے اور اس کے خود کاشتہ پودے سے قادیانیت کے خلاف نفرت ان کے دل پر کوٹ کر بھری ہوئی تھی مولانا مرحوم زبردست اور بے باک خطیب تھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کانفرنسوں خصوصاً" صدیق آباد ( ربوہ ) میں بڑے اہتمام سے شریک ہوتے تھے اور ہمیشہ احرار کی سرخ وردی پہن کر آتے جب سے قادیانیوں کا سربراہ مرزا طاہر پاکستان سے لندن فرار ہوا تو مجلس تحفظ ختم نبوت نے لندن میں قادیانیوں کے سدباب کے لئے سالانہ ختم نبوت کانفرنس شروع کی تو ایک بار مولانا مرحوم اس کانفرنس میں بھی احرار کی سرخ وردی کی سرپر احرار کی ٹوپی ہاتھ میں احرار کا نشان کلہاڑی لے کر پنڈال میں داخل ہو تو شرکائے ختم نبوت کو سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا دور یاد آ گیا مولانا مرحوم قرآن و سنت کے داعی علم و عمل کے پابند جہاں انگریز اور اس کے خود کاشتہ پودے کے خلاف نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی وہاں نبی کریمؐ کی محبت میں ہر وقت سرشار رہتے تھے مولانا مرحوم ہم میں ایک اکابر کی نشانی کی حیثیت رکھتے تھے علاقہ پر انگریز نے جو ظلم کیا اس کی داستان جب سناتے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے اور بعض ایسے بھی مراحل دیکھنے میں آتے کہ سننے والے احباب پر رقت طاری ہو جاتی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ انہیں جنت نصیب فرمائے۔ آمین

مفت مشورہ پچکے گال، پتلا کمزور جسم، فون 690840 690850
کمزور چہرے کے ڈنٹ، جسم کو موٹا مضبوط، طاقتور، سمارٹ، خوبصورت بنانے کیلئے۔ پرانے درد نزلہ، کھیرا، دمہ، بخار، چھوٹی چھاتی و قد کو بڑھانے کے لیے
مردانہ، زنانہ جنسی امراض، گنجا پن، گرتے بال، دمہ، اٹھرا کیلئے
بالوں کو نرم گھنا سیاہ خوبصورت، بھوک لگانے، گیس معدہ، درد پیٹ کیلئے بواسیر، فالج، یرقان، موٹاپا، کمزور پٹھے، بلڈ پریشر، اٹھرا، رحم، جگر، مثانہ کیلئے
چہرے کے کیل چھائیاں، نسوانی حسن، قد بڑھانے کیلئے
پرانی خارش، چھپاکی خون کی خرابی، پیشاب کی مرض گردہ، مثانہ کے پتھری کے لیے
پچاس سال کے تجربہ کا مفت مشورہ کیلئے جوابی لفافہ یا اس کی قیمت ضرور ارسال کریں
پتہ حکیم بشیر احمد بشیر محلہ غلام محمد آباد چاندنی چوک فیصل آباد پوسٹ کوڈ 38900 رجسٹرڈ کلاس اے گورنمنٹ آف پاکستان

آخری قسط

محمد طاہر رزاق

# قادیانی امتحانی پرچہ

حکیم نور الدین بھی پی جاتا ہے۔ رات کو ٹانگیں دبانے والی ملازمہ "بھانو" بھی تنخواہ میں اضافے کا مطالبہ کر رہی ہے۔ پچھلے مہینے میں بیس عدد مرید بیعت توڑ گئے اور بیس عدد ہی طاعون کے حملہ میں مر گئے۔ جس سے ماہانہ آمدنی میں خاصا فرق پڑا ہے۔ دوسری شادی رچانے کے بعد میری جیبیں اجڑی رہتی ہیں۔ نصرت جہاں بیگم کے نت نئے زیورات بنانے کے شوق اور سامان آرائش و زیبائش کی خریداری کے ذوق نے مجھے بیلنے کا گنا بنا دیا ہے۔ محترمہ ملکہ معظمہ! ہر ملازم کسی ایک عہدہ پر کام کرتا ہے اور اس عہدہ پر کام کرنے کی تنخواہ وصول کرتا ہے' لیکن میں بیک وقت مجدد' مامور من اللہ' مہدی موعود' کرشن' جے سنگھ بہادر' مسیح موعود' ظلی نبی' بروزی نبی' نبی' رسول' خدا اور معجون مرکب کے عہدوں پر کام کر رہا ہوں' لیکن مجھے تنخواہ ایک ہی عہدے کی دی جا رہی ہے۔ مجھے آج تک بھی اوور ٹائم نہیں ملا۔ ٹی۔ اے۔ ڈی نہیں ملتا۔ مہنگائی الاؤنس نہیں ملتا۔ کنوینس الاؤنس نہیں ملتا اور سالانہ انکریمنٹ نہ ہونے کے برابر ہے۔

پیاری ملکہ! لوگ آخرت حاصل کرنے کے لئے دنیا قربان کرتے ہیں میں نے آپ کے حکم پر دنیا حاصل کرنے کے لئے آخرت قربان کر دی' لیکن یہ دنیا بھی غربت کے قفس میں گزرے تو مجھے ایمان فروخت کرنے کا کیا فائدہ؟

میں جوتی اتار کر' کپڑے جھاڑ کر' جھولی پھیلا کر اور منہ کا مشکول بنا کر آپ کی خدمت اقدس میں درخواست کرتا ہوں کہ میری تنخواہ میں اضافہ کیا جائے ورنہ میں دو مورید پل سے چھلانگ لگا کر اپنی دونوں ٹانگیں توڑ لوں گا۔

(عرضے)

خاک در خاک' آپ کی جوتی کی خاک' خاکسار کرم خاکی مرزا قادیانی۔

## سوال نمبر۔۵ تریاق القلوب

یہ رسوائے زمانہ کتاب رسوائے زمانہ شخصیت فرنگی نبی مرزا قادیانی کی تصنیف ہے۔ مصنف کی ذات کی طرح کتاب بھی انتہائی مہلک اور زہریلی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ مصنف نے ذہن میں سیاہی کی بجائے سانپ کا زہر استعمال کیا ہے مصنف نے اس کتاب میں کذب و افتراء' ارتداد اور اسلام دشمنی میں شیطنت کی سب سے اونچی چوٹی پر بیٹھا نظر آتا ہے اس کتاب میں مرزا قادیانی ملکہ وکٹوریہ کی قصیدہ خوانی کر رہا ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلام دشمن فرنگی کو ملت اسلامیہ کا محسن قرار دے رہا ہے۔ روح اسلام جہاد کو حرام قرار دے کر ملت اسلامیہ کو صلیب کے نیچے اتھا کر رہا ہے۔ اپنی غلیظ ذات کو سارے نبیوں کا وجود قرار دے رہا ہے۔ انبیاء کرام کی شان میں اپنی زہریلی زبان سے بکواس کر رہا ہے۔ اولیائے امت پر جھوٹ رہا ہے۔ اپنے کذاب قلم سے حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں ثابت کر رہا ہے اپنی نئی نئی شادیوں کے بارے میں الہام جھاڑ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہونے والی اولاد کے بارے میں پیشن گوئی کر رہا ہے۔ کتاب کا کاغذ قادیانی عقائد کی طرح رف ہے نہایت چھپائی بعض جگہ پر واضح اور بعض جگہ پر مصنف کی ایک آنکھ کی طرح بجھی بجھی ہے۔ کتاب کا ٹائٹل مرزا قادیانی کے چہرے کی طرح زرد ہے جبکہ جلد مرزا قادیانی کے کفر کی طرح مضبوط اور موٹی ہے۔ حسن اتفاق ہے کہ کتاب ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی جبکہ مصنف خود ۳۰۲ ہے۔ کتاب کے صفحات پر ۴۲۰ سے صرف صرف ۶۰ کم ہیں یعنی ۳۶۰ کتاب کا سائز مرزا قادیانی کے بیمار ذہن کے سائز کے برابر ہے۔ یعنی ۲۰x۳۰۔ کتاب کے ہر لفظ سے ایک تو اختتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مصنف نے کاتب کو پیسے نہیں دئے۔ کسی مخلص نے کتاب کی تقریظ نہیں لکھی شاید ہر کوئی جوتوں اور لعنتوں کی بوچھاڑ سے ڈرتا تھا۔ کتاب کا نام تریاق القلوب ایسے ہی ہے کہ جیسے سات افراد کو کمرے میں بند کر کے زندہ جلا دینے والے سفاک قاتل سے عدالت کے کٹہرے میں جب جج نے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے تو مجرم نے جواب دیا "رحمت الٰہی" دراصل اس کتاب کا نام "قاتل القلوب" یا "سارق القلوب" ہونا چاہئے کیونکہ یہ کتاب قلوب میں عقائد کو قتل کرتی ہے اور دلوں سے ایمان کی روشنیاں لوٹ کر کفر کے اندھیرے بھر دیتی ہے۔ یہ کتاب یہود و نصاریٰ کی خدمت میں مصنف کا بہترین تحفہ ہے۔ اسلام دشمن اس کتاب کے مطالعہ سے اسلام پر حملہ آور ہونے کے فن سیکھ سکتے ہیں۔ جھوٹ کو سچ ثابت کرنے والے شعبدہ بازوں کے لئے بھی یہ کتاب ایک راہنمائی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ مصنف کو کروٹ کروٹ جہنم نصیب فرمائے اور مصنف کے دل' دماغ اور ہاتھ پر اپنا سب سے شدید عذاب نازل فرمائے تاکہ وہ دل راکھ ہو جائے۔ وہ دماغ خاکستر ہو جائے اور وہ ہاتھ بھسم ہو جائیں جو اس کتاب میں استعمال ہوئے۔ آمین ثم آمین۔

## سوال نمبر۔۶ یہ اشعار مرزا قادیان کے ہیں جو اس کے بیٹے کی کتاب سیرت المہدی حصہ اول ص ۲۳۳۔۲۳۲ پر درج ہیں

مکان کی کھڑکی میں کھڑی کسی لڑکی پر مرزا قادیانی کی نظر پڑ گئی۔ حریص مرزا قادیانی اس پر لٹو ہو گیا ہے اور لڑکی کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روزانہ کئی بار اس مکان کی طرف تانک جھانک کرتا ہوا گزرتا ہے۔ لڑکی کے بھائی اس کی حرکات کو کافی دنوں سے نوٹ کر رہے ہیں۔ ایک دن مرزا قادیانی حسب معمول مکان کے سامنے سے تانک جھانک کرتے ہوئے گزرنے لگا تو لڑکی کے باپ اور بھائیوں نے پروگرام کے مطابق تو ہوچا اور مرزا قادیانی پر تھپڑوں' گھونسوں' ٹھڈوں اور جوتوں کی بارش کر دی۔ لوگوں نے بیچ بچاؤ کر کے چھڑا لیا کہ جناب! معاف کر دو۔ مر جائے گا۔ یہ تو شکل سے ہی کوئی اچھی چیز ہی معلوم ہوتا ہے۔ بڑی مشکل سے مرزے کی خلاصی ہوتی ہے وہ اپنے پٹے ہوئے وجود اور تار تار لباس کے ساتھ گھر پہنچتا ہے۔ جب کہ زخموں سے ٹیسیں اٹھتی رہتی ہیں اس وقت تک تو مرزے کے دماغ میں پھر گھس آتا ہے۔ اب مرزا قادیانی دوبارہ اس گلی میں جانے کی کوشش تو نہیں کرتا' لیکن وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتا ہوا کہہ رہا ہے کہ کاش کوئی سبب بن جائے اور میں کسی صورت اس صورت کو دیکھ لوں۔ خود گلی میں جاتا ہے تو ڈنڈے نظر آتے ہیں۔ اس لئے وہ لڑکی کو کہہ رہا ہے کہ میرے جانی تو کرم فرما کے خود ہی آجا میں تیری یاد میں بہت رویا ہوں اور تو خود آ کر مجھے چپ کرا' لیکن اس طریقے سے بھی دیدار نہیں ہوتا۔ اب مرزا قادیانی تنگ آ کر اپنے دل کو پھر اس کی گلی میں جانے کا مشورہ دیتا ہے اور کہتا ہے اے میرے دل! تو اس گلی میں جا کر زور سے شور و غل مچا دے۔ میرا محبوب تنگ آ کر خود ہی باہر نکل آئے گا اور میں اسے ایک نظر دیکھ لوں گا' لیکن دل اسے غصہ میں کہتا ہے۔ بے غیرت کے بچے! اشرم کر۔ حیا کر۔ ابھی چند دن پہلے تیری اتنی چھترول ہوئی ہے تجھے اب

بھی شرم نہیں آتی یاد رکھو اب اگر وہاں گیا تو وہ لوگ جوتوں کے ہار ڈالیں گے گدھے پر بٹھائیں گے اور پورے محلے میں گھمائیں گے اس لئے زبان بند کر لے 'صبر کر جا' یا کسی گٹر میں ڈوب کر مرجا۔

## سوال نمبر۔ ۷

بلچی و نزلی........ ہمارے کانے اور ٹنڈے بیٹے مرزا قادیانی عرف دسوندھی ابن گھسیٹی قوم معجون مرکب کی دوسری محبت کی شادی ۵۵ سال کی عمر میں اور ۱۰۱ بیماریوں کی موجودگی میں ۴۰ سالہ دوشیزہ نصرت جہاں بیگم سے اسی ماہ کی کالی جمعرات کو ہونا قرار پائی ہے۔ بارات دوپہر بارہ بجے ٹھیک زوال کے وقت قادیان سے دہلی روانہ ہوگی۔ احباب ٹرانسپورٹ کے لئے فکر مند نہ ہوں' کیونکہ بارات ٹچی ٹچی پہ جائے گی اور صرف اڑھائی منٹ میں دہلی پہنچ جائے گی۔ مرزا صاحب کے مرید جو لڈی' دھمال' خنک ڈانس' بریک ڈانس اور نعرہ لگانے میں مہارت تامہ رکھتے ہوں اپنے نام پانچ دن کے اندر اندر رجسٹرمین بارات کمیٹی حکیم نورالدین کو پہنچادیں۔ دیگر مریدوں کو حکم ہے کہ وہ شرلیاں' پٹاخے' پھچڑ چوہے' ہوائیاں وغیرہ اپنے ساتھ لے کر آئیں۔ تاکہ بارات کی رونق دوبالا ہو سکے۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ ولیمہ نہیں ہوگا کیونکہ مرزا صاحب کو تیسرا عشق فرماتے ہوئے تین سال ہوگئے ہیں۔ عشق کی کامیابی کی صورت میں تیسری شادی کے ساتھ دونوں ولیمے اکٹھے کردیئے جائیں گے۔

نوٹ۔ کسی بھی مرید سے ۱۰۱ روپے سے کم سلامی وصول نہیں کی جائے گی۔ پھولوں اور ٹکے والے ہار صرف اس صورت میں وصول کئے جائیں گے جبکہ ان کے ساتھ کم از کم ایک سو روپے کا نوٹ لگا ہو۔

ج س م ف — منتظمی شرکت
حکیم نورالدین مرتد — بیگم گھسیٹی عرف گیگی
مرزا بشیرالدین زندیق — مکان نمبر ۴۲۰ گلی مرتداں والی
عبدالکریم ہیرا پھیری — محلہ دجالاں اسود روڈ
مسٹر مکھن لال (فرشتہ قادیانی) — نزد مسیلمہ کذاب ہائی اسکول قادیان

## سوال نمبر۔ ۸

۱۔ آنکھیں چرانا۔ شرمندہ ہونا۔ شادی کے بعد مرزا قادیانی جب بھی محمدی بیگم کے خاوند مرزا سلطان احمد کو دیکھتا تو آنکھیں چرا کر گزر جاتا۔

۲۔ تین حرف بھیجنا۔ لعنت کرنا۔ دنیا بھر کے سارے مرزائیوں کو چاہئے کہ وہ مرزا طاہر سمیت ساری مرزائیت پہ تین حرف بھیج کر اسلام قبول کرلیں۔

۳۔ جوتا چلنا۔ لڑائی ہونا۔ حکیم نورالدین مرتد کے بعد قادیانی خدمت کے حصول کے لئے بیٹے مرزا بشیرالدین اور مرزا قادیانی کے مرید خاص مولوی محمد علی لاہوری کے درمیان جوتا چل گیا۔

۴۔ فراٹے بھرنا۔ خوب تیز چلنا۔ نئی خانہ میں مرنے کے بعد مرزا قادیانی فراٹے بھرتا ہوا جہنم کی طرف پرواز کر گیا۔

۵۔ کان کترنا۔ چالاکی سے کام لینا۔ تم مرزا طاہر کو بدھو نہ سمجھو وہ تو اپنے باپ اور دادا کے بھی کان کترجاتا ہے۔

## سوال نمبر۔ ۹

ٹیچی — پچا پچا
گھسیٹی — گھسیٹا
بھانو — بھانا
وگے دی ماں — تگے دا پیو
وکٹوریہ — وکٹورہ

## سوال نمبر۔ ۱۰

(الف)۔ عبدالکریم مرتد (مرزا قادیانی کی عبادت گاہ کا امام)
۲۔ حکیم نورالدین پہلا قادیانی خلیفہ۔
۳۔ حکیم نورالدین۔
۴۔ مرزا بشیرالدین دوسرا قادیانی خلیفہ۔
۵۔ مرزا ناصر تیسرا قادیانی خلیفہ۔
۶۔ مرزا بشیرالدین۔
۷۔ لالہ ٭ ھیم سین۔
۸۔ تگے دی ماں۔
۹۔ ڈاکٹر عبدالسلام۔
۹۔ شاہ فیصل شہید۔
۱۱۔ سر فرانس موڈی۔
۱۲۔ ایئر مارشل ظفر چوہدری۔
(ب) ۱۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز منگل۔
۲۔ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء۔
۳۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء۔

## سوال نمبر ۱۱

۱۔ رانی۔ مکھن لال۔
۲۔ مراق۔ ہسٹریا۔
۳۔ I love you I am with you
۴۔ افیون۔ شراب۔
۵۔ ہیضہ۔ مرگی۔ ہینچش۔

## سوال نمبر۔ ۱۲

۱۔ مختاری ۶۔ منشی۔
۲۔ حقہ۔
۷۔ بھائی۔
۳۔ چڑیوں۔
۸۔ دسوندی۔
۳۔ بھانو۔
۹۔ تاری۔
۵۔ ۷۰۰
۱۰۔ مال گاڑی۔

## تماشہ

"ختم نبوت کی حفاظت میرا جزو ایمان ہے جو شخص بھی اس ردا کو چوری کرے گا نہیں' چوری کا حوصلہ کرے گا میں اس کے گریبان کی دھجیاں اڑادوں گا اور جو اس مقدس امانت کی طرف انگلی اٹھائی گا میں اس کا ہاتھ قطع کردوں گا میں میاں (ﷺ) کے سوا کسی کا نہیں نہ اپنانہ پرایا میں انہی کا ہوں وہی میرے ہیں جس کے حسن و جمال کو خود رب کعبہ نے قسمیں کھا کر آراستہ کیا ہو میں ان کے حسن و جمال پر نہ مرمٹوں تو لعنت ہے مجھ پر اور لعنت ہے ان پر جو ان کا نام لیتی ہیں لیکن سارقوں کی خیرہ چشمی کا تماشا دیکھتے ہیں۔"

# درود شریف کی فضیلت

## ملک عبدالمالک گلاں خوشحال ماسہو

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ جو توریت کے بہت بڑے عالم تھے فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں ایسے لوگ نہ ہوں جو میری حمد وثنا کرتے رہتے ہیں تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ ٹپکاؤں اور زمین سے ایک دانہ نہ اوگاؤں اور بہت سی چیزوں کے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں تجھ سے اس سے بھی زیادہ قریب ہو جاؤں جتنا تیری زبان سے تیرا کلام یا جتنے تیرے دل سے خطرات تیرے بدن سے اس کی روح اور تیری آنکھ سے اس کی روشنی تو رسول اللہ ﷺ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کر۔

### دنیا کی حقیقت

حضرت جابر ابن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ بازار میں سے گزر رہے تھے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دونوں جانب آپ ﷺ کے ہمراہ تھے اتفاقاً بکری کے ایک مردہ بچے کے پاس سے آپ کا گزر ہوا جس کے دونوں کان کٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا کیا تم سے کوئی شخص پسند کرتا ہے کہ بکری کا یہ مردار بچہ صرف ایک درہم میں خریدے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہمیں تو یہ کسی چیز کے بدلے میں بھی پسند نہیں آخر ہم اسے کریں گے کیا اس پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا یہ بھی پسند کرتے ہو کہ تم کو یہ مفت دے دیا جائے اس پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ خدا کی قسم اگر یہ زندہ بھی ہوتا تب بھی تو عیب دار تھا کیوں کہ اس کے کان کٹے ہوئے ہیں اور اب جبکہ یہ مردہ ہے تو اس کا کیا ہوسکتا ہے اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم یہ دنیا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جتنا کہ تمہاری نظر میں یہ مردار بچہ۔

# علامہ اقبال اور قادیانیت

ابوالحسن منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

ایک دوست سے پمفلٹ ملا جس میں کچھ مسلم دانشوروں کے مثلاً "سرسید احمد خان' خواجہ غلام فرید صاحب' علامہ اقبال مرحوم اور بعض دیگر حضرات کی تحریریں تھیں جن میں تحریر تھا کہ مرزا قادیانی اچھا آدمی تھا اور قادیانی تحریک احیائے اسلام کی تحریک ہے جس نے اسلام کا دفاع کیا تھا وغیرہ۔ میں قادیانی ٹولے کی اس دریدہ دہنی' اور ڈھٹائی پر حیران رہ گیا۔ بقول شخصے

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

چونکہ عوام تو ان باتوں کی حقیقت نہیں جانتے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پوری بات پیش کر دی جائے یہ درست ہے کہ جب مرزا قادیانی نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے دعویٰ نبوت سے پہلے عیسائیوں' ہندوؤں اور آریہ سماج سے مناظرے کئے جو کہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت شروع کئے گئے تاکہ شہرت حاصل ہو جائے اس وقت کچھ لوگوں کی رائے مرزا غلام قادیانی کے بارے میں مختلف تھی لیکن جو قادیانیت اپنی اصل روپ میں سامنے آئی مرزا صاحب کا جھوٹ دھوکہ' فریب واضح ہوا تو کسی کو بھی تردد نہ رہا اور ہر آدمی نے مرزائیت پر چار حرف (لعنت) بھیجے۔ علامہ اقبال مرحوم نے جب تک قادیانیت کا تفصیلی مطالعہ نہ کیا تھا اچھا سمجھتے تھے مرزا قادیانی کی تحریک کو احیائے اسلام کی تحریک سمجھتے تھے لیکن اس کے بعد جب قادیانیت کو تاڑا اور مرزا قادیانی کا دجال و کذاب لکھا اور قادیانیت کا پوسٹ مارٹم کیا قادیانی ان تحریروں کو کیوں چھپا دیتے ہیں جھوٹے مدعی نبوت کے جھوٹے پیروکاروں کا شیوہ ی کی ہے بقول شاعر

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑہ
بھان متی نے کنبہ جوڑا

جب علامہ اقبال مرحوم نے قادیانیت کا نظم اور نثر میں تعاقب شروع کیا تو قادیانی ہفتہ وار رسالہ "سن رائز" نے علامہ اقبال کے ایک سابقہ خط کو چھاپا اور لکھا کہ پہلے تو ڈاکٹر اقبال صاحب قادیانیت کی تعریف و توصیف کرتے تھے لیکن اب یہ تبدیلی کیسے آئی اور یہ تضاد بیانی علامہ مرحوم میں کیسے پیدا ہوئی چنانچہ علامہ اقبال مرحوم کا اس کا مندرجہ ذیل جواب دیا۔

مجھے افسوس ہے کہ میرے پاس نہ وہ تقریر اصل انگریزی میں محفوظ ہے اور نہ ہی اس کا ترجمہ جو مولانا ظفر علی خان صاحب نے کیا تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ تقریر میں نے ۱۹۱۱ء یا اس سے قبل کی تھی اور مجھے تسلیم کرنے میں کوئی باک نہیں کہ اب سے ربع صدی پیشتر مجھے اس تحریک سے اچھے نتائج کی امید تھی۔

لیکن کسی مذہبی تحریک کی اصل روح ایک دن میں نمایاں نہیں ہو جاتی۔ اچھی طرح ظاہر ہونے کے لئے برسوں چاہئے تحریک کے دو گروہوں کے باہمی نزاعات اس امر پر شاہد ہیں کہ خود ان لوگوں کو جو بانی تحریک کے ساتھ ذاتی رابطہ رکھتے تھے۔ معلوم نہ تھا کہ تحریک آگے چل کر کس راستہ پر پڑ جائے گی۔ اس تحریر میں آگے چل کر علامہ اقبال مرحوم جو بات تحریر فرما رہے ہیں وہ زیادہ قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں

"ذاتی طور پر اس تحریک سے اس وقت بے زار ہوا تھا جب ایک نئی نبوت بانی اسلام کے نبوت سے اعلیٰ تر نبوت کا دعویٰ کیا گیا اور تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا۔ بعد میں یہ بے زاری بغاوت کی حد تک پہنچ گئی۔ جب میں نے تحریک کے ایک رکن کو اپنے کانوں سے آنحضرت ؐ کے متعلق نازیبا کلمات کہتے سنا۔ درخت جڑ سے نہیں پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر میرے موجودہ رویے میں کوئی تناقض ہے تو یہ بھی ایک زندہ اور سوچنے والے انسان کا حق ہے کہ وہ اپنی رائے بدل سکے بقول ایمرسن صرف پتھر اپنے آپ کو نہیں جھٹلا سکتے۔ (حرف اقبال صفحہ ۱۲۲ صفحہ ۱۲۳)

قارئین یہ کسی عام آدمی کی تحریر نہیں ہے بلکہ عظیم مفکر' فلسفی' شاعر' مورخ۔ اسکالر کے وہ قیمتی الفاظ ہیں جن کو بار بار پڑھیں اور مرزائیت کا تجزیہ کریں مرزائی علامہ اقبال کی پہلے تحریریں تو پیش کرتے ہیں لیکن آخری خیالات یا تحریریں کیوں چھپا دیتے ہیں اور سادہ لوح عوام کو دھوکہ دینے کی سعی لاحاصل کیوں کرتے ہیں چونکہ جن کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہو ان سے سچائی کی توقع ہی عبث ہے۔

الراقم منظور احمد شاہ آسی نمائندہ خصوصی ہفت روزہ ختم نبوت

## سرور عالم ﷺ کی عظمت علماء کے قلوب میں

حضرت امام مالک ؒ کے سامنے جب سید عالم ﷺ کا تذکرہ ہوتا تو چہرہ کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ کی عظمت کی وجہ سے سر جھکا کر بیٹھ جاتے تھے

حضرت جعفر بن محمد کے سامنے جب سید عالم ﷺ کا اسم گرامی آتا تو ادب کی وجہ سے چہرہ کا رنگ زرد پڑ جاتا تھا۔

حضرت ابن القاسم کے سامنے جب آنحضرت ﷺ کا ذکر ہوتا تو زبان خشک ہو جاتی تھی' ادب کی وجہ سے بول نہ پاتے تھے۔

## بقیہ سازشیں

ذریعہ زیادہ سے زیادہ سود مسلمانوں کے کاروبار میں شامل ہو جائے۔ یہودیوں کی جدید تحقیق یہ ہے کہ مسلمان اگر سود کھانے لگیں گے تو ان کے دلوں سے اسلام اور ایمان کا جذبہ ختم ہو جائے گا۔

○ مصر کے ایک عالم محمود الفاضل نے انکشاف کیا ہے کہ یہودی مسلمانوں کے نام سے صبر اور دعا کے فضائل پر لاکھوں کتابیں چھاپ کر تقسیم کر رہے ہیں تاکہ مسلمان اسی میں لگے رہیں اور دوسرے احکام کی طرف دھیان نہ جائے۔

○ مسلم اور غیر مسلم حکومتوں میں جو بات مشترک ہے وہ یہ ہے کہ دین کو نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' وغیرہ تک محدود رکھنے پر تو آمادہ ہیں مگر معاشرت اور معاملات سے دین کو نکال دینا چاہتے ہیں اور اس سے خوف محسوس کرتے ہیں۔

اسلام کے خلاف سازشوں کا سلسلہ نیا نہیں ہے سازشیں ہوتی رہی ہیں' ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی ہمارے سامنے اللہ کی کتاب اور اسوہ رسول ؐ ہونا چاہئے کسی جماعت اور کسی تحریک کو نیچے اور پرکھنے کے لئے ہمارے سامنے یہی کسوٹی ہونی چاہئے کہ وہ کہاں تک کتاب اللہ اور سنت رسول ؐ کے مطابق ہے؟ اگر وہ کتاب و سنت کے مطابق ہے تو یقیناً "محفوظ راستہ اور صراط مستقیم ہے۔ کتاب و سنت سے ہٹ کر کسی بزرگ کا تجویز کردہ نسخہ اور طریقہ ہے تو چاہے وہ بزرگ کسی درجے کے تھے۔ چاہے ان سے کتنی کراماتوں کا ظہور ہوا ہے۔ اور چاہے ان کے نسخے اور طریقے سے کچھ فائدے بھی ہوئے ہوں اور ہو رہے ہوں ان کا نسخہ کتاب و سنت کے برابر قرار نہیں دیا جائے گا اگر ہم اس کو مضبوطی سے تھامے رہیں گے تو ارشاد رسول ؐ کے مطابق کبھی گمراہ نہ ہوں گے۔

## بقیہ کبھی ایسا بھی ہوا تھا

سے باہر نکلے اور اپنے پیر کی خدمت میں پہنچ گئے یہ سب کام آپ نے بہ نیت جہاد لشکر میں بھرتی ہونے کے لئے رہا

لیا جیسا کہ معلوم ہوا ہے کہ بحالت جہاد نوافل اور مستحبات کا ثواب بھی دو گنا اور تین گنا ہو کر ملتا ہے ذکرو اذکار کی بھی یہی شان ہے کہ اس میں بھی اس صورت میں بیش از بیش نور قلبی حاصل ہوتا ہے چنانچہ آپ کے یہ تمام مقاصد پورے ہو چکے تھے اس لئے آپ لشکر سے کنارہ کشی اختیار کر کے واپس اپنے مرکز پر پہنچ گئے۔

یہ بزرگ کون تھے اور پھر کہاں گئے؟ آیئے ہم آپ کو بتا دیں' یہ حضرت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتیؒ تھے جو لشکر سے واپس ہو کر اپنے شیخ حضرت علاؤ الدین علی احمد صابر کلیریؒ کے پاس چلے گئے تھے۔ شیخ نے انہیں پانی پت کی ولایت تفویض کی چنانچہ آپ نے پانی پت جا کر مستقل قیام کیا اور وہیں ۱۵ے ۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ (سیر الاقطاب)

## بقیہ چند جواہر پارے

تمام درجات نبوت آپؐ پر ختم۔ اب آپؐ کے بعد جو نبوت ہوگی وہ زحمت ہوگی' رحمت نہیں ہوگی۔

● ... ولکن رسول اللہ' و خاتم النبیین رسول صرف ۳۰۰ اور نبی سوا لاکھ۔

رسول اور نبی میں فرق ہے۔ نبی دو قسم کے ہوتے ہیں۔

۱۔ کتاب والے' انہیں رسول کہتے ہیں۔

۲۔ بغیر کتاب کے' انہیں صرف نبی کہتے ہیں۔

جیسا کہ یحکم بھا النبیون فرمایا یعنی پہلے نبی کی کتاب پر عمل کراتے ہیں۔ کتاب تب بدلتی ہے' جب شریعت اور مسئلے بدلیں۔ اس لئے خاتم النبیین فرمایا نہ کہ خاتم الرسل تاکہ تعمیم ہو کیونکہ ہر رسول نبی ضرور ہوتا ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں' تو تعمیم کا مطلب یہ ہوا کہ آپؐ خاتم الرسل بھی ہیں اور خاتم النبیین بھی۔ تو ولکن رسول اللہ کہہ کر آپؐ کی حیثیت واضح کی کہ آپؐ کتاب والے نبی ہیں۔ یعنی رسول ہیں اور صفت خاتم النبیین ذکر فرما کر واضح کیا کہ آپؐ کی کتاب پر عمل کرانے کے لئے بھی اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ یعنی تشریعی' غیر تشریعی دونوں بند۔ نہ کوئی نبی آئے گا' نہ کوئی رسول۔ تشریعی غیر تشریعی کی اصطلاح محدث ہے۔ قرآن و سنت میں اس کا وجود نہیں' منکرین ختم نبوت جس کی رٹ لگاتے ہیں۔

## بقیہ گرتی ہوئی لاشیں اور امریکی وفد

اس بات کو یاد رکھیں کہ مسلمانوں کا مقدس ہمیشہ کی غلامی نہیں ہے اور نہ ہی یہ تخت ہمیشہ کسی کا وفادار رہا ہے اسرائیلی فوج تمام تر مظالم کے باوجود فلسطین میں موجود مجاہدین کی تنظیم "حماس" کی کارروائیوں پر قابو نہیں پا سکی' بھارت لاکھوں کی تعداد میں اپنی فوجیں کشمیر میں داخل کرنے کے باوجود کشمیریوں کی جدوجہد کو ختم نہیں کر سکا اور امریکہ تو اپنے علاقے میں بموں کے دھماکے کرنے والوں کو اب تک نہیں پکڑ سکا اس لئے امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے مجاہدین کو ڈرانے والے مت بھولیں کہ جب تاریخ کا پہیہ گھومتا ہے تو بڑے بڑے شہنشاہوں اور تخت پر ناز کرنے والوں کا دھڑن تختہ ہو جاتا ہے۔

ہم سے ٹکراؤ گے تو انجام قیامت ہوگا
ہم تو ہر ظلم کی دیوار گرا دیتے ہیں

## بقیہ اسلام اور عسکری قوت

سب حال افواج اور اس سے متعلق ساز و سامان اکٹھا کرنا اور اسلامی ریاست کو فوجی اور عسکری اعتبار سے مستحکم اور مضبوط کرنا اور ہر دم تیار رکھنا اسلامی ریاست پر فرض کر دیا گیا ہے کیونکہ جہاد فرض ہے تو اس کے لوازمات بھی یقیناً" ضروری ہوں گے۔ خودکشی کا حکم تو ہوا نہیں' خودکشی تو اسلام میں حرام ہے دنیا کے دیگر ممالک کا فوج کے بارے میں کیا رویہ ہے اس سے بحث نہیں اختلاف رائے تو ہر جگہ ممکن ہے اسے تو بدی کو روکنے اور ظلم و ستم کے ممکن سدباب کے لئے کوئی عذر پیش کرنے کے بجائے ہمہ وقت تیار رہنا ہے اب اگر آج کے دور میں جدید ترین ٹیکنالوجی کا حصول ضروری ہے تو اسے اللہ رب العزت کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کرنا ہے ہمیں کسی کی نقالی نہیں کرنا اور نہ ہی اپنی خواہشوں پر چلنا ہے صرف اور خالصتاً" تعمیل حکم خداوندی' اسلامی ریاستوں کا نصب العین فشاء اور غائت ہونا چاہئے ارشاد ربانی ہے "تو آپ کافروں کا کہنا نہ مانیں اور قرآن کے حکم کے مطابق بڑے شد و مد سے لڑیں" (پارہ ۱۹ سورۃ الفرقان آیت مبارکہ ۵۲) اس آیت کریمہ کے مطابق کسی کے دباؤ میں آکر یا غیر مسلموں کے مشورہ پر عمل پیرا ہو کر یا کسی دنیاوی مصلحتوں کے زیر اثر یا ذاتی خواہشات اور اغراض پر مبنی فیصلہ نہیں کرنا ہے البتہ قرآنی تعلیمات کے مطابق مشروط اور اصولی لڑائی لڑنا پڑے تو یقیناً" لڑنا ہے اور اس کے لئے ہر وقت تیار رہنا ہے اس وقت اگر ہم اپنے چاروں اطراف کا جائزہ لیں تو ہر طرف مسلمانوں کی خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے ہندوستان ہو' کشمیر' قبرص' تاجکستان' بوسنیا' عراق' مصر' قبرص' الجزائر' برائے نام اسلامی ریاستیں یا غیر مسلم ریاستیں ہر جگہ مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے' بے شمار ریاستیں ہیں جہاں اللہ کا نام لینے پر یا راسخ العقیدہ مسلمان ہونے پر تہ تیغ کیا جا رہا ہے' ان کو مسلمان ہونے کی سزا دی جا رہی ہے بھی بنیاد پرست یا دہشت گرد کہہ کر مذاق اڑایا جا رہا ہے (پارہ ۲۸) میں ہے "اگر یہ کافر تم پر قدرت پالیں تو تمہارے دشمن ہو جائیں' اور ایذاء کے لئے تم پر ہاتھ بھی چلائیں اور زبانیں بھی' اور چاہتے ہیں کہ تم کسی طرح کافر ہو جاؤ" مذکورہ آیت مبارکہ نے موجودہ حالت کی کتنی صحیح اور جامع عکاسی کی ہے یہ امر نشرح اور اظہر من الشمس ہے کہ اگر کوئی حکومت ملحدوں' کافروں' مشرکوں اور منافقوں کی ہوگی تو اس سے ہرگز بعید نہیں کہ وہ ملک میں خرابی اور فساد کا موجب نہ ہو اسی طرح اگر اللہ کے ماننے والوں پر ان کا ہو جائے تو وہ انہیں اپنے جیسا اور کافر بنانے کے لئے ظلم و ستم کی انتہا نہ کریں ہم اگر ماضی اور حال کا بغور جائزہ لیں اور تاریخ کا مطالعہ کریں تو ہمیں وافر مقدار میں اور بکثرت ثبوت و شواہد مل جائیں گے۔

ان حالات میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ تمام اسلامی ملکت مشکلات کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع اور متحد ہو جاتیں اپنی دفاعی اور عسکری قوت کو ناقابل تسخیر بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے خاموش سفارتکاری پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف ایٹمی ٹیکنالوجی حاصل کرتیں بلکہ ان کے ایٹمی ری ایکٹر دن رات فوجی مقاصد کے لئے کام کرتے۔ مقام صد حیرت اور عبرت ہے کہ ہمیں ایٹمی پروگرام کو منجمد اور رول بیک کا مژدہ سنایا جا رہا ہے اور ایٹمی پروگرام کو کیپ کرنے اور تنزلی کی طرف گامزن کرنے کے لئے خاموش سفارتکاری اور ڈپلومیسی کا سہارا بھی لیا جا رہا ہے۔ الامان' الحفیظ۔

## بقیہ مآثر حکیم الامتؒ

ارشاد۔ باوضو ذکر کرنے سے برکت زیادہ ہوتی ہے لیکن وضو رکھنا ضروری نہیں اس لئے اگر کسی کا وضو نہ ٹھہرتا ہو اور وضو بار بار کرنے سے تکلیف ہو تو تیمم کر لیا کرے مگر اس تیمم سے نماز و مس مصحف جائز نہیں۔

### پریشانی کے رفع ہونے کی امید منقطع کرنی چاہئے

ارشاد۔ پریشانی کے رفع ہونے سے تو امید ہی منقطع کر لینی چاہئے کیونکہ آپ تو پریشانی کے لئے پیدا ہوئے ہیں یہ تو جنت میں پہنچ کر ختم ہوگی۔

### جو چیز اختیار میں نہ ہو وہ مذموم نہیں

ارشاد۔ حدیث میں ہے کہ جب جہاد میں مومن کا قلب کانپنے لگے مگر جہاد کو ترک نہ کرے تو اس کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں جیسے کھجور کی شاخ خشک ہو کر جھڑ جاتی ہے اس بزدلی پر بھی اجر ملنے سے معلوم ہوا کہ جو چیز اختیار کے تحت میں داخل نہ ہو وہ مذموم نہیں ہے۔

### تمام اخلاق رذیلہ کا علاج

ارشاد۔ تمام اخلاق رذیلہ کا علاج تامل اور تحمل ہے یعنی جو کام کرے سوچ کر کرے کہ شرعاً" جائز ہے یا نہیں اور جلدی نہ کرے بلکہ تحمل سے کیا کرے۔

### حسن اخلاق کی بھی ایک حد ہے

ارشاد۔ حدیث میں ہے کہ جب تم سائل کو تین بار (عذر سمجھا کر) جواب دے دو اور وہ پھر بھی نہ جائے (لپٹ کر جم ہی جائے جس سے ایذا ہونے لگے) تو پھر اس کے جھڑک دینے میں کچھ ڈر نہیں اس سے معلوم ہوا کہ حسن اخلاق کی بھی ایک حد ہے اور بندہ اس کا مکلف نہیں کہ اس حد سے آگے اس کا تحمل کرے۔

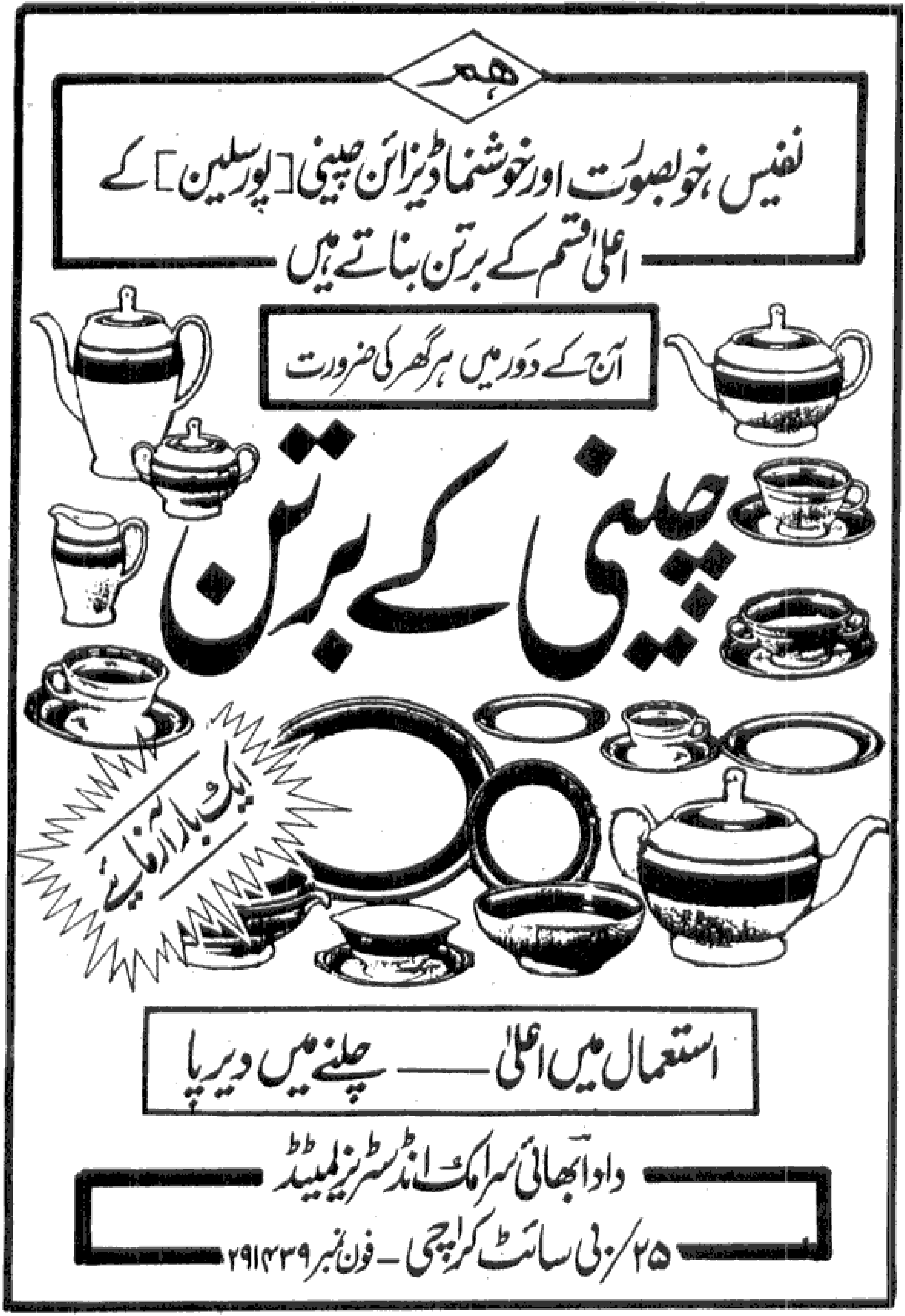
ہم
نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی [پورسلین] کے
اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں
آج کے دور میں ہر گھر کی ضرورت
چینی کے برتن
ایک بار آزمائیے
استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا
دادابھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ
۲۵/بی سائٹ کراچی ۔ فون نمبر ۲۹۱۴۳۹

# INTERNATIONAL CONSPIRACY OF QADIANI DOMINATION IN PAKISTAN

*Is Govt. of Pakistan a party to this plan?*

## An Analysis in introspection

* USA is exercising pressure on Pakistan to withdraw legal and constitutional measures relating to Qadianis.

* Mirza Tahir Ahmed, head of Qadianis, invited the Indian High Commissioner to a Qadiani congregation in London and, in his presence, engineered slogans of "Long Live Bharat."

* Doctor Abdus Salam, Qadiani Scientist, has announced to hold an International Science Convention in Pakistan to undermine Pakistan's peaceful Atomic Energy project.

* Despite the declaration made by Pakistan Govt., that it would include a column of religion in Identity Cards, it stopped enforcement of its decision.

* Four Qadianis have been inducted as Ambassadors in important countries including Japan.

* Under cover of the proposed annulment of the Eight Amendment to Pakistan Constitution, secular lobbies have sprung into action to do away with the Presidential Ordinance, called the Anti-Islamic Activities of Qadianis (Prohibitions and Punishments) Ordinance of 1984.

* Qadianis have spread a net of International telecasts through dish antennae to misguide simple Musalmans.

### *IN VIEW OF THE ABOVE FACTS WHAT IS YOUR RESPONSIBILITY?*

Seriously think over and do your soul-searching but before arriving at a decision do measure up the blood-shot sacrifices of those inviolable men of honour who underwent toil and tribulations for a century to uphold the cause of final Prophethood for the benefit of Muslim Ummah.

BEWARE, May not shame and disgrace permeate through us on Doomsday Course before the haloed audience of Janab Khatmul Mursaleen Muhammad-ur-Rasool Allah (Sall Allaho alaihe wasallam). KMS.

*GOD FORBID* *GOD FORBID* *GOD FORBID*

FROM: Central Body Majlis-e-Amal, Tahaffuz-e-Khatme Nubuwwat, Pakistan, Huzoori Bagh Road, Multan: Phone: 40978.

K.M. SALIM
RAWALPINDI

KHATIME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160


۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں قادیانی جرنیلوں نے کیا کردار ادا کیا؟

سعودی عرب نے پاکستان کے سفیر کو واپس کیوں بھیجا؟

چو۔ این۔ لائی نے سر ظفر اللہ خان کو چین میں قادیانی تبلیغی مرکز قائم کرنے کی اجازت کیوں نہ دی؟

- اسرائیلی پارلیمنٹ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر کیوں ؟
- جب ڈھاکہ فال ہُوا، تو بھارتی مسلّح افواج کا ڈپٹی کمانڈر کون تھا ؟
- سلامتی کونسل میں ذوالفقار علی بھٹّو کی للکار (تاریخی تقریر کا مکمل متن)
- مولانا کوثر نیازی سر ظفر اللہ خان کی دہلیز پر !
- ذوالفقار علی بھٹّو کی موت "کُتّے کی موت" کس نے کہا ؟
- مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا منصوبہ تل ابیب میں تیار کیا گیا۔
- کیا ۱۹۷۰ء کے عام انتخابات میں اسرائیلی روپیہ پاکستان آیا؟
- پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم لیاقت علی خان کا قاتل کون ؟ پسِ پردہ اسباب و محرّکات کی تفصیل

قادیانیت کے سیاسی احتساب پر پہلی معرکۃ الآرا کتاب

کمپیوٹر کتابت | سہ رنگا ٹائیٹل | ۶۷۹ صفحات | اعلیٰ طباعت | قیمت ۳۰۰ روپے

# قادیانیت کا سیاسی تجزیہ

- سنسنی خیز انکشافات
- تاریخی دستاویزات
- حقائق و شواہد پر مبنی

تحریر و ترتیب: صاحبزادہ طارق محمود

اسلام اور پاکستان دشمن جماعت کی ۱۰۰ سالہ سیاسی تاریخ کا پوسٹمارٹم

منگوانے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت، حضوری باغ روڈ ملتان: فون: ۴۰۹۷۸